بفیض کرم

تاجدارِ اہلسنّت شہزادۂ اعلیٰ حضرت ہم شبیہ غوث اعظم حضور مفتی اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حضور سراجِ ملت کے احوال و آثار اور دینی و ملی خدمات کا مختصر تذکرہ

بنام

ضیائے
حضور سراجِ ملت

تالیفِ لطیف

حضرت علامہ سید محمد ہاشمی رضوی

سربراہِ اعلیٰ و صدر المدرسین دار العلوم فیضانِ مفتی اعظم پھول گلی ممبئی

ناشر

بزمِ فیضانِ سید ابوالہاشم علیہ الرحمہ

(فارغین دار العلوم فیضانِ مفتی اعظم پھول گلی ممبئی، ۱۴۴۱ھ/ ۲۰۱۹ء)

سلسلۂ اشاعت نمبر: ۹۶

نام کتاب : ضیائے حضور سراجِ ملت علیہ الرحمہ

تالیفِ لطیف : مولانا سید محمد ہاشمی رضوی مہتمم وصدر المدرسین دار العلوم فیضانِ مفتی اعظم

پروف ریڈنگ: مفتی راغب الحسن رضوی مصباحی پورنوی، مدرس دار العلوم ہٰذا

کمپوزنگ : طلبۂ دار العلوم فیضانِ مفتی اعظم 'مخدومِ بہار کمپیوٹر سینٹر' پھول گلی ممبئی

بموقع : پہلا عرسِ حضور سراجِ ملت وسولھواں جشن دستارِ علم وفضل ۱۴۴۱ھ/ ۲۰۱۹ء

ناشر : بزمِ فیضانِ سید ابوالہاشم دار العلوم فیضانِ مفتی اعظم ممبئی ۳

سن اشاعت: ۱۴۴۱ھ/ ۲۰۱۹ء

تعداد : ۱۱۰۰

ہدیہ : /روپے

رابطہ : 09869197521/

www.Malikululama.com

dfma786@yahoo.co.in

رابطے کا پتہ

رضا جامع مسجد سید ابوالہاشم اسٹریٹ، پھول گلی، بھنڈی بازار، ممبئی ۳

بزم حضور سراجِ ملت

☆ نعتِ رسول مقبول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

☆ منقبت درشانِ حضور سراجِ ملت نور اللہ مرقدہٗ

☆ عرضِ ناشر

نمبر شمار	مضامین	صفحہ نمبر
۱	حضرت سراجِ ملت نام ونسب	۱۰
۲	حضرت سرا جِ ملت کے مورث اعلیٰ	۱۱
۳	ملک کی وجہ تسمیہ	۱۳
۴	حضرت سراجِ ملت ولادت وجائے پیدائش	۱۳
۵	تسمیہ خوانی	۱۴
۶	حضرت سراجِ ملت کے والد	۱۴
۷	حضرت سراجِ ملت کی عائلی زندگی	۲۰
۸	شرفِ بیعت	۲۳
۹	اجازت وخلافت	۲۳
۱۰	چند مشاہیر خلفاء	۲۴
۱۱	سفرِ حج وعمرہ	۲۶
۱۲	سفرِ بغداد مقدس	۲۷
۱۳	حضرت سراجِ ملت کی دینی وملی خدمات	۲۸
۱۴	حضرت سراجِ ملت کی فلاحی خدمات	۳۰
۱۵	حضرت سراجِ ملت اور امامت وخطابت	۳۷

۱۶	تلاوتِ قرآن	۳۸
۱۷	خطبۂ جمعہ	۳۹
۱۸	حق گوئی و بے باکی	۴۰
۱۹	حضرت سراجِ ملت اور صلب فی الدین	۴۰
۲۰	حضرت سراجِ ملت اور فروغِ مسلک اعلیٰ حضرت	۴۱
۲۱	معمولاتِ شب و روز	۴۲
۲۲	محبوب مشاغل	۴۳
۲۳	مظلوموں کی دستگیری	۴۴
۲۴	ہمدردی و غمگساری	۴۵
۲۵	اکرامِ انسانیت	۴۶
۲۶	دور اندیشی	۴۷
۲۷	شانِ سخا	۴۸
۲۸	دار العلوم فیضانِ مفتی اعظم سے متعلق منصوبے	۴۸
۲۹	سراجِ ملت کی تعمیری خدمات	۴۹
۳۰	حضرت کی سرپرستی میں چلنے والے ادارے	۵۱
۳۱	حضرت سراجِ ملت اور تاشاعتی خدمات	۵۱
۳۲	پسندیدہ شخصیات	۵۵
۳۳	حضرت سراجِ ملت علمائے عصر کی نظر میں	۵۷
۳۴	زندگی کے آخری ایام اور وصالِ باکمال	۶۲
۳۵	منقبت شریف	۶۴

☆☆☆☆☆☆

نعتِ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم

از: مولانا سید محمد ہاشمی رضوی، پھول گلی ممبئی ۳

ہماری زندگی کے بانی روح رواں تم ہو
ہماری لذتِ ایماں کی دنیا میں نہاں تم ہو

تمہارے ہی پسینے کی چمن میں ساری خوشبو ہے
بہارِ جانفزا اور زینت باغ جناں تم ہو

تمہیں مسند نشین عرش ہو محبوب یزداں ہو
شب معراج کے دولہا شفیع عاصیاں تم ہو

مریض عشق کی جانب مسیحا اک نظر کر دو
ہمارے درد کے درماں طبیب انس و جاں تم ہو

جمالِ گنبدِ خضریٰ کے جلووں کا بھی کیا کہنا
عیاں تم ہو، نہاں تم ہو، یہاں تم ہو، وہاں تم ہو

زمینِ روضۂ اطہر ہے افضل عرش اعظم سے
ہے نسبت کا یہ عالم پھر تو کیا جانیں کہاں تم ہو

تمہارے کوچے میں جبریل بھی آہستہ چلتے ہیں
کہ محبوبِ خدا عرشِ بریں کے میہماں تم ہو

تم ہی مہر رسالت باعثِ تخلیقِ عالم ہو
خدائی بھر کے دولہا سیدِ پیغمبراں تم ہو

جو اپنا سا بتاتے ہیں وہ بوجہلی وہابی ہیں
مگر صدیق کی آنکھوں میں بدرِ آسماں تم ہو

ہمارے غوث نے خواجہ نے اور مفتی اعظم نے
سکھایا ہے ہمیں کہ سرور کون و مکاں تم ہو

سلیقہ ہاشمی جو کچھ ملا ہے نعت گوئی کا
وہ سب احمد رضا کا فیض ہے کہ مدح خواں تم ہو

☆☆☆☆☆

منقبت در شانِ حضور سراجِ ملت نور اللہ مرقدہ

از: استاد الشعراء جناب حلیم حاذق، کلکتہ

آ تجھ کو دکھائیں لفظوں میں تنویر سراج ملت کی
فوٹو سے الگ ہم رکھتے ہیں تصویر سراج ملت کی

سادات رسولِ اعظم کی توقیر سمجھ میں آئے گی
اک بار جو دل سے کر لے اگر توقیر سراج ملت کی

خوشبوئے عشق شہِ بطحا لفظوں سے نکلتی رہتی تھی
قرآن اور سنت سے روشن تقریر سراج ملت کی

جو باغیِ اعلیٰ حضرت ہیں، جو حاسدِ مفتی اعظم ہیں
ہر وقت سرِ گردن چمکی شمشیر سراج ملت کی

جو خواب ہے اہل سنت کا، اس خواب کی خاطر ہر لمحہ
پلکوں پہ درخشاں رہتی تھی تعبیر سراج ملت کی

تعویذ میں ایسی برکت تھی، بھرتی تھی مرادوں سے جھولی
تھی کتنی دعاؤں میں دیکھو تاثیر سراج ملت کی

وہ حسنِ نسب سے سید ہیں، اور علم و فضل میں جیّد ہیں
کیا خاک سمجھ پائے منکر، توقیر سراج ملت کی

جو قید ہوا وہ چھوٹ گیا، دنیا کی غلامی سے اے حلیم
زنجیر مدینہ سے ہے جڑی، زنجیر سراج ملت کی

☆☆☆☆

عرضِ ناشر

ہمارے سابقہ فارغین ساتھی کی طرف سے یہ ریت چلی آرہی ہے کہ ہر سال دستار بندی کے موقع پر بطور دعوت نامہ کسی نہ کسی اسلامی کتاب کی اشاعت کرتے ہیں، جس سے دعوت بھی ہو جاتی اور لوگ دینی مسائل سے مستفید بھی ہوتے ہیں۔ **واضح ہو کہ طلبا میں یہ جذبہ حضور سراجِ ملت علیہ الرحمہ نے ہی بیدار فرمایا تھا**، لہٰذا ہم نے بھی اس ریت اور سلسلے کو باقی رکھنے کی بخوشی ٹھان لی، امسال بفضلہٖ تعالیٰ یہ سنہرا موقع ہم گنہگاروں کو نصیب ہوا۔

چونکہ یہ سال ہمارے محسن و مربی مرشد برحق اور ادارے کے بانی ضیغم رضویت قدس سرہٗ کا پہلا عرس اور ادارے کا سالانہ جلسہ دستار ایک ساتھ ہونا ہے، اس لیے ہم لوگوں نے غور کیا کہ ہماری اشاعت دعوت نامہ بھی ہو اور درِ حضور خراجِ عقیدت بھی ہو۔ اس سلسلے میں ہزار غور وخوض کے بعد جو بات ہمارے ساتھیوں کے ذہن میں آئی وہ یہ کہ حضرت سراج ملت علیہ الرحمہ کے عرس چہلم کے موقع پر ہزار عجلت کے باوجود ان کے عقیدت کشوں نے ایک عظیم سوانحی نمبر بنام (معارف سراجِ ملت) ان کی بارگاہ میں پیش کیا تھا۔ جس میں ہندوستان کے مختلف پروفیسر، ڈاکٹر، علمائے کرام، اور مختلف خانقاہوں کے مشائخِ عظام کے مضامین شامل اشاعت ہیں۔

اس میں ایک مفصل اور محقق مضمون بنام (سراجِ ملت مہد سے لحد تک) بھی موجود ہے، جسے حضور سراج ملت علیہ الرحمہ کے صاحبزادہ گرامی وقار و جانشین حضرت علامہ سید ہاشمی میاں نے ترتیب دیا ہے۔ (جن کو حضرت نے اپنی حیاتِ طیبہ ہی میں ادارے کے عہدۂ اہتمام و صدارت کے لیے متعین فرما دیا تھا۔) یہ مضمون حضور سید محمد ہاشمی میاں صاحب قبلہ کا ہونے کی وجہ سے کئی اعتبار سے ممتاز ہے۔ چونکہ سچ مچ اور یقینی طور پر آپ نے حضرت کے

شبانہ روز دیکھا ہے۔اسی لیے مضمون مفصل بھی اور محقق بھی،اور کافی حد تک حیاتِ طیبہ کے ہر گوشے میں روشنی بھی ڈالی گئی۔اور معارفِ سراج ملت چونکہ نہایت ضخیم ہے اس لیے ہمارے ساتھیوں نے مشورہ کیا کہ اس کونکال کر الگ سے اس کو کتابی روپ دے دیا جائے۔اس کے لیے ہم لوگوں نے اولاً حضرت ہاشمی میاں سرکار سے طباعت کی اجازت مانگی اور ساتھ ہی ایک درخواست کی کہ حضرت اس وقت کی عجلت بازی میں حضور سراجِ ملت علیہ الرحمہ کی حیات طیبہ کا کوئی روشن گوشہ چھوٹ گیا ہو تو اس پر مزید کچھ خامہ فرسائی کر دیا جائے اور ہمیں عطا کر دیا جائے۔

استاد گرامی حضرت سید محمد ہاشمی رضوی صاحب قبلہ نے ہماری عقیدتوں کی لاج رکھ لی اپنے مضمون میں حذف واضافے کے بعد منقح فرما کر ہمیں اذن طباعت اور مسودہ عطا فرما دیا، جو ہماری طرف سے حضور سراج ملت کی بارگاہ میں ارمغان عقیدت،احباب کے لیے دعوت محبت دونوں کا سامان فراہم ہو گیا۔

فارغین دار العلوم فیضانِ مفتی اعظم پھول گلی ممبئی،

۱۴۴۱ھ/ ۲۰۱۹ء

مورخہ ۲۱/ ربیع الغوث ۱۴۴۱ھ۔م ۱۹/ دسمبر ۲۰۱۹ء

بروز پنجشنبہ

بڑی مدت میں ساقی بھیجتا ہے ایسا مستانہ
بدل دیتا ہے جو بگڑا ہوا دستورِ میخانہ

چمن رسالت مآب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پھولوں سے کائنات لالہ زار ہے۔ اگر باغِ رسالت کی خوشبو نہ ہوتی تو کائنات کا دم گھٹ جاتا۔ انسانی نسب کا اجرا بچوں سے ہوتا ہے، بچیوں سے نہیں۔ مگر آقائے کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی یہ خصوصیت ہے کہ آپ کا سلسلۂ نسب آپ کی صاحبزادی سیدۂ کائنات خاتونِ جنت سیدہ زاہرہ طیبہ طاہرہ راحتِ جان احمد رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے جاری ہوا۔ دین وشریعت کے تحفظ کے لیے بے لوث قربانی خون رسالت مآب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں شامل ہے۔ سادات کرام کو یہ جذبہ وراثت میں ملا ہے، یہی وجہ ہے کہ جب یزیدیت نمودار ہوئی تو نواسۂ آقائے کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے خون کے سمندر میں یزیدیت کو غرق کر دیا، اور اسلام کو ہمیشہ کے لیے بچا لیا۔ کربلا میں حضرت سیدنا زین العابدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شکل میں چمن رسالت مآب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا صرف ایک ہی پھول بچ گیا تھا، مگر رب کائنات نے اس پھول میں اتنی برکت دی کہ آج دنیا کے ہر گوشے میں صحیح النسب سادات کی جماعت مل جاتی ہے۔ ہندوستان کی سرزمین کو ابتدا ہی سے سادات کے قدموں کی برکتیں ملتی رہی ہیں۔ حضرت سراج ملت بھی الحمد اللہ صحیح النسب سادات کی ایک کڑی تھے۔ آپ کے نسبی فیضان سے بہار کی سرزمین خصوصی طور پر سیراب ہو رہی ہے۔ حضرت سراج ملت کے والد ماجد اور میرے جدّ کریم حضرت علامہ شاہ سید ابوالہاشم قادری اشرفی علیہ الرحمہ نے ممبئی کو اپنی دعوت وتبلیغ کا مرکز بنایا، اور تاحیات ممبئی ہی میں مصروفِ کار رہے۔ اپنے والد ماجد کی سنت پر عمل کرتے ہوئے حضرت سراج ملت نے بھی دعوت وارشاد کے لیے ممبئی ہی کا انتخاب فرمایا۔ حضرت سراج ملت کو ممبئی عظمیٰ کی

مٹی اتنی پسند آئی کہ اس سرزمین پر آپ پروان چڑھے اور اسی شہر کی مٹی میں ہمیشہ کے لیے آسودۂ خواب ہوئے۔

☆☆☆

حضرت سراج ملت نام ونسب:

حضرت سراج ملت کا تاریخی نام ''**سراج اظہر**'' (**۱۳۷۰ھ**) لقب '' **سراج ملت**'' اور پورا نام ''**سید سراج اظہر رضوی**'' ہے۔

☆☆☆

سلسلۂ نسب کچھ اس طرح ہے:

سراج ملت سید سراج اظہر رضوی بن سید محمد ابوالہاشم اشرفی بن سید ملک میر محسن بن سید ظہور الٰہی بخش بن سید ملک خدا بخش بن سید ملک منصور بن سید ملک نبی حسن بن سید ملک عبدالجبار ملقب بہ سعادت بن سید ملک غلام قادر بن سید ملک سعادت بن سید ملک حمید بن سید ملک رضا بن سید ملک محمد علی بن سید ملک فتح اللہ بن سید ملک غلام نبی بن سید ملک محمد معصوم بن سید ملک سعید الدین عرف ملک سدن بن سید ملک احمد اللہ بن سید ملک تاتار بن سید ملک بہاء الدین بن سید ملک محمد اسمٰعیل بن سید ملک الہ دین بن سید ملک غلام محی الدین عرف ملک گدن بن سید ملک خطاب الملک بن سید ملک علاء الدین بن سید ملک داؤد اکبر بن حضرت سید ابراہیم ملک بیا غازی عرف ملک بیو شہید بن حضرت سید ابوبکر بن سید ابوالقاسم عبداللہ بن سید محمد فاروق بن سید ابو منصور عبدالسلام بن سید عبدالوہاب بن غوث الثقلین غیث الکونین غوث صمدانی محبوب سبحانی پیر لاثانی شہبازِ لامکانی سیدنا الشیخ محی الدین عبدالقادر جیلانی حسنی حسینی بن سید ابوصالح موسیٰ جنگی دوست بن سید ابوعبداللہ بن سید شیخ یحییٰ زاہد بن سید محمد بن سید داؤد بن سید موسیٰ الجون بن سید عبداللہ المحض بن سید حسن مثنیٰ بن سید الاغواث سیدنا سید امام حسن بن خاتون جنت سیدہ زاہرہ طیبہ طاہرہ جانِ احمد کی راحت سیدۂ کائنات فاطمہ زہراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا وعنہم اجمعین بنت امام الانبیاء تاجدارِ دوعالم

باب ختم نبوت صاحب انا اعطینک الکوثر سیدنا شفیعنا محمد رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه و اٰله وصحبه وبارک وسلم۔

☆☆☆

حضرت سراج ملت کے مورثِ اعلیٰ:

حضرت سراج ملت کے مورث اعلیٰ اور جد اعلیٰ مخدوم الملک حضرت سرکار سیدنا سید ابراہیم ملک بیا رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں۔ (شہادت ۱۳؍ ذی الحجہ ۷۰۳ھ)

جن کا شجرۂ نسب غوث صمدانی، محبوب سبحانی، سیدنا شیخ محی الدین عبد القادر جیلانی بغدادی غوث اعظم دستگیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے جا ملتا ہے۔ حضرت مولانا ضیا جالوی علیہ الرحمہ، حضرت ملک بیا قدس سرہٗ کا تعارف پیش کرتے ہوئے رقم طراز ہیں:

''ملک ابراہیم بیو بن ابوبکر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سیدنا غوث الاعظم حضرت شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی اولاد میں سے ہیں۔ آپ کے آباواجداد بغداد شریف سے ترک وطن کر کے افغانستان آئے اور غزنی میں مقیم ہو گئے۔ جب آپ کا وقت آیا تو غزنی کی سکونت ترک کر کے ہندوستان چلے آئے۔ اس وقت دہلی کے تخت پر فیروز شاہ تغلق جلوہ افروز تھا۔ اس نے آپ کے فنی جوہر اور شجاعانہ صلاحیتوں کا اندازہ کر کے آپ کو فوج کا سپہ سالار بنا دیا اور حقیقت یہ ہے کہ آپ نے فوج کی سپہ سالاری قبول کر کے نہ صرف اس منصب کا بھرم رکھ لیا، بلکہ اس کی عزت افزائی فرمائی۔

ملک بیو کے نام سے شہرت پانے کی وجہ یہ ہوئی کہ جب آپ بہار سے مظفر و منصور دہلی پہنچے، تو فیروز شاہ نے ''ملک بیا وبہ نشیں'' کہہ کر پکارا۔ کثرت استعمال سے آخری جزو 'بہ نشیں' حذف ہو کر ملِک بیا' رہ گیا۔ 'ملک بیو' 'ملک بیا' ہی کی بدلی ہوئی صورت ہے۔

آپ نے بہار میں کئی مرتبہ فوج کشی کی اور ہر مرتبہ فتح یاب ہوئے۔ پہلی مرتبہ بٹھل نامی ایک ہندو صوبہ دار سے نبرد آزمائے۔ اس صوبہ دار نے قوم متھرا (ماتھر) کے مہوری ہندو سوداگروں پر شدید ظلم کیا تھا۔ مہوری قوم بندرابن کی رہنے والی تھی اور تجارت کی غرض سے بہار آئی ہوئی تھی۔ اس کے پاس ریشمی کپڑے، اونی شال، دوشالے، دوشالی، انگوٹھی،

جواہرات اور گھوڑے وغیرہ تھے۔ بٹھل صوبہ دار نے قیمت دینے کا وعدہ کر کے بہت سا مال اس سے خرید لیا، جس کی قیمت اس نے دی ہی نہیں۔ صرف وعدہ کرتا رہا اور آخر میں قیمت دینے سے صاف انکار کر دیا۔ چونکہ اس کی اس حرکت سے ہندو سوداگروں کو ناقابل تلافی نقصان پہنچا تھا۔ اس لیے ان لوگوں نے دہلی جا کر فیروز شاہ کی خدمت میں استغاثہ پیش کر دیا، اور اس سے انصاف کی بھیک مانگی۔ فیروز شاہ ان غریب الدیار اور مظلوم ہندوؤں کی حالتِ زار دیکھ کر بہت متاثر ہوا، اور اسی وقت اس نے ملک ابراہیم بیو رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی ماتحتی میں فوج کا ایک دستہ روانہ کیا۔ فوجیوں کو ہدایت کر دی گئی بٹھل صوبہ دار کو اس حکم سے آگاہ کیا جائے کہ وہ سوداگروں سے لی گئی تمام چیزوں کی واجبی قیمت ادا کر دے۔ بہ صورت انکار اسے سمجھایا جائے اور جب تمام تدبیریں بے سود جائیں، تو مناسب سزا دی جائے۔

اگر جز بکامِ من آمد جواب — من وگرز ومیدان وافراسیاف

ملک ابراہیم بیو فوجیوں کو لیے ہوئے بہار پہنچے۔ بٹھل صوبہ دار سے ملاقات کی اور اسے شاہی حکم سنایا۔ بٹھل نے کہا، اول تو سوداگروں کا دعویٰ ہی غلط ہے اور اگر اس کو صحیح بھی تسلیم کر لیا جائے۔ تو چونکہ شاہی حکم یک طرفہ ہے۔ اس لیے میں اس کو ماننے کے لیے قطعی تیار نہیں۔ اب ملک بیو شاہی حکم بجالانے کے لیے مجبور تھے۔ بٹھل تو جنگ کرنے کے لیے پہلے ہی سے تیار تھا۔ آخر دونوں طرف سے لڑائی ٹھن گئی۔ پھر ایسا ہوا کہ بٹھل کی فوج مقابلہ کی تاب نہ لا کر میدانِ جنگ سے بھاگ کھڑی ہوئی اور بٹھل میدان جنگ میں لڑتا ہوا مارا گیا۔

اس کے بعد ملک بیو نے اموال غنیمت سے مہوری سوداگروں کے مال واسباب کی قیمت معہ تاوان دلوادی۔ اس واقعہ کے بعد سے مہوری قوم بہار ہی میں مقیم ہوگئی۔ مہوری قوم ہندو ہونے کے باوجود آج بھی حضرت ملک بیو کی وفات کی تاریخ پر ان کی برسی مناتی ہے اور نہایت ہی دھوم دھام سے عرس کرتی ہے۔

اس واقعہ کو مولانا عبدالمتین صاحب بہاری نے اپنی کتاب ''تحفۂ بہار'' میں منشی شری رام گیانی کی مشہور کتاب ''تاریخ شری مہوری گیان''، مطبوعہ نول کشور لکھنؤ کے حوالے سے درج کیا ہے۔

حضرت ملک بیا کی دوسری بار فوج کشی اور شہادت کے واقعہ کو بخوفِ طوالت یہاں ترک کیا جاتا ہے۔

☆☆☆

مَلِک کی وجہ تسمیہ:

ملک کی وجہ تسمیہ کے بارے میں ''تاریخ ملک کے مصنف مولانا عبدالحلیم خواجہ پوری رقم طراز ہیں: ''شاہی دربار میں جو فوج کے بڑے بڑے عہدے دار ہوتے تھے، ان کی اعلیٰ کارکردگی نمایاں کارگزاری، بے مثل بہادری اور جواں مردی دیکھ کر شاہان وقت خوشی میں کچھ القاب دیتے تھے۔ چنانچہ بہار کی مہم سر کرنے بعد **سلطان محمد تغلق حضرت سید ابراہیم کے جذبۂ سرفروشی اور جاں بازی سے اتنا خوش ہوا کہ جوش مسرت میں ان سے مخاطب ہو کر کہا کہ ''ملک بیا و بہ نشیں'' سلطان کے اس حوصلہ افزا اعزاز کو ہر خاص و عام نے اختیار کر لیا، جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ اصل نام سید محمد ابراہیم 'ملک بیا و بہ نشیں' سے بدل گیا اور پھر کثرتِ استعمال سے ہوتے ہوتے مَلِکْ بیا پھر ملک بیو ہو گیا۔** [تاریخ ملک]

☆☆☆

حضرت سراج ملت ولادت وجائے ولادت:

آپ کی پیدائش ۲۹ر شعبان المعظم ۱۳۷۰ھ مطابق ۶ر جون ۱۹۵۱ء بروز جمعہ عروس البلاد ممبئی کے قلب میں واقع بھنڈی بازار میں ہوئی۔ والدہ ماجدہ زیادہ تر اپنے وطن موضع 'بین' پٹنہ میں رہا کرتی تھیں۔ اس لیے آپ کے ایام طفولیت کا بیشتر حصہ موضع بین ہی میں گزرا۔

یہ وہی موضع بین ہے جہاں حضرت ملک العلما علامہ مفتی سید محمد ظفر الدین فاضل بہاری علیہ الرحمۃ الباری کا نانیہال ہے۔ بین کے مدرسہ حنفیہ غوثیہ میں حضرت ملک العلماء نے تعلیم بھی حاصل کی۔ (جہان ملک العلماء)

آپ کے صاحبزادے پروفیسر مختار الدین آرزو صاحب تحریر فرماتے ہیں کہ ''**چار سال کی عمر میں یعنی ۱۳۰۷ھ میں میرے جدّ کریم سید ملک عبد الرزاق نے ان (ملک العلما) کی تعلیم شروع کرادی۔ رسم بسم اللہ حضرت شاہ چاند صاحب کے مبارک ہاتھوں انجام پائی۔**

ابتدائی تعلیم والدِ ماجد نے دی، پھر قرآن مجید اور اردو فارسی کی کتابیں اپنے گھر پر حافظ مخدوم اشرف، مولوی کبیر الدین، اور مولوی عبد الطیف سے پڑھیں۔ ۱۳۱۲ھ میں بتقریب نکاح خواہر ماموں زاد موضع بین جانے کا اتفاق ہوا۔ بعد انجام تقریب مولوی شیخ بدر الدین اشرف، مولوی محی الدین اشرف صاحبزادگان ''رئیس دیندار والا تبار عالی جناب شیخ رمضان علی مرحوم'' نے روک لیا اور فرمایا کہ اب تمہاری تعلیم یہیں ہوگی۔ وہاں کئی سال رہ کر مدرسۂ غوثیہ حنفیہ میں تفسیرِ جلالین، میر زاہد وغیرہ تک کا درس انھوں نے لیا''۔ [جہان ملک العلما]

حضرت سراج ملت کا سلسلۂ نسب چند پشتوں سے حضرت ملک غلام قادر سے جاملتا ہے، مجدد دوراں حضرت قاضی محبّ اللہ بہاری [مصنف مسلم الثبوت] کا سلسلۂ نسب بھی اسی سلسلہ میں آتا ہے۔

☆☆☆

تسمیہ خوانی:

حضرت سراج ملت کی عمر جب ۴/سال ۴/ماہ اور ۴/دن کی ہوئی تو والد ماجد عامل شریعت استاد القرا حضرت علامہ حافظ وقاری سید محمد ابوالہاشم علیہ الرحمہ نے عوام وخواص کی موجودگی میں نہایت تزک و احتشام کے ساتھ بسم اللہ خوانی کی رسم ادا کرائی۔ ابتدائی تعلیم آپ نے اپنے گاؤں موضع 'بین' پٹنہ میں حاصل کی۔ ۱۵/سال کی عمر میں آپ نے تکمیل حفظ قرآن فرمایا۔ ۱۶/سال کی عمر میں پہلی بار عروس البلاد ممبئی کی مرکزی مسجد یعنی رضا جامع مسجد پھول گلی میں نماز تراویح سنا کر لوگوں کو مسحور کردیا، اور پھر اس کے بعد ہمیشہ آپ ہی تراویح سناتے رہے۔

☆☆☆

حضرت سراج ملت کے والد:

آپ کے والد ماجد' عامل شریعت رہبر طریقت صوفی باصفا استاد القرا حضرت علامہ حافظ وقاری سید محمد ابوالہاشم علیہ الرحمہ ہیں' جو نمونۂ اسلاف تھے۔ بہترین حافظ وقاری' جید عالم' شاندار کاتب اور عامل شریعت کے ساتھ ساتھ اردو اور عربی کے قادر الکلام شاعر بھی

تھے۔**فن شاعری میں آپ سیماب اکبرآبادی کے شاگرد تھے**۔کئی نظمیں بھی آپ نے لکھی ہیں' جو والد ماجد حضور سراج ملت کے حجرے میں محفوظ ہیں۔**آپ کا تخلّص 'کیف' تھا**۔آپ کا لکھا ہوا **ایک قطعہ' رضا جامع مسجد پھول گلی کے پہلے منزلہ پر کندہ ہے**' ذیل میں ملاحظہ کریں:

مسجد مبنی علی التقٰی　　　　معبد للہ موسس

کیفؔ ارخ ارخا مبینا　　　　ان ھذا بیت مقدس

آپ کا شعری ذوق بہت تر و تازہ تھا۔زود گو تھے' لیکن اشعار کم کم کہتے۔لیکن جو بھی آپ کی شاعری یادگار رہی ہیں' وہ آپ کے قادرالکلام ہونے کی بہترین شہادت فراہم کرتی ہیں۔آپ نے نعتیں منقبتیں اور نظمیں بھی کہیں ہیں۔مزاج میں عموماً جلال تھا' لیکن بعض غزلیہ طرز کے اشعار آپ کی بہاریہ طبیعت کا بھی پتہ دیتے ہیں۔ذیل میں ضیافت طبع کے لئے ایک نعتیہ کلام اور ایک سہرہ پیش ہے:

نعت شریف

عذاب قبر کا کھٹکا نہ مجھ کو روزِ محشر کا
کہ پیرو ہوں محمد مصطفٰے محبوبِ داور کا

جو کانٹے پاؤں میں چبھتے ہیں آنکھوں سے لگاتا ہوں
بہت سلجھا ہوا سودائی ہے زلفِ پیمبر کا

میں تشنہ ہوں محبت کا ضرورت کیا ہے کوثر کی
غنیمت ہے مجھے دیدار ہی ساقیِ کوثر کا

اگر عصیاں مرے حد سے زیادہ ہیں تو کیا غم ہے
وسیلہ مجھ کو حاصل ہے شفیع روزِ محشر کا

زلیخا کو مبارک ہو محبت ماہِ کنعاں کی
میرا محبوب تو وہ ہے جو ہے محبوبِ داور کا

گھٹائیں پانی پانی ہوں ابھی فرطِ ندامت سے
اگر پڑ جائے سایہ ان پہ گیسوئے معنبر کا

شب دیجور میں بھی چاندنی کا لطف پاتا ہوں
ہے دل پروانہ جس دن سے نبی کے روئے انور کا
نبی کی یاد میں رونے سے رحمت جوش میں آئی
مبارک تھا ہر اک قطرہ ہمارے دیدۂ تر کا
دعائیں مانگتا ہے کیف اکثر پچھلی راتوں کو
مرے سر پر رہے سایہ شفیع روزِ محشر کا

☆☆☆☆☆

بحمد اللہ نوید شادمانی لے کر آیا ہوں
خوشا وقتیکہ خبرِ عقدِ خوانی لے کر آیا ہوں
محبت کے چمن کی گل فشانی لے کر آیا ہوں
تمنائے حصولِ کامرانی لے کر آیا ہوں
ادائے سنت نبوی کا دل میں شوق بے پایاں
درِ دولت پہ بہر قدر دانی لے کر آیا ہوں
صفر کی بیس ہوگی، مارچ کی ۲۶/ دوشنبہ
اسی دن کی خبر ہی شادمانی لے کر آیا ہوں
غرض تکلیف فرما کر مجھے ممنون فرمائیں
کہ اپنے دل میں ذوق میزبانی لے کر آیا ہوں
بشکل کاغذی میں خود ہوا ہوں حاضرِ خدمت
بایں صورت یہ دعوت میہمانی لے کر آیا ہوں
ذرا مِرداد(۱) آکر کیف کو مشکور فرمائیں
یہی پیغام پیغامِ زبانی لے کر آیا ہوں

[(۱) بہار شریف میں ایک محلّہ ہے جس کا نام مرداد ہے جہاں حضرت سید ابوالہاشم علیہ الرحمہ کا مکان ہے۔]

آپ کو عملیات سے بھی خاصا تعلق تھا۔ آپ سلسلۂ عالیہ چشتیہ نظامیہ اشرفیہ کے بزرگ شاہ چاند صاحب بیتھوی علیہ الرحمہ، بیتھو شریف، گیا سے مرید تھے۔ آپ کے دست مبارک سے تحریر ایک منظوم ورد دستیاب ہوا، جس میں آپ نے اس کے ورد کی خاص ترکیب بھی بیان فرمائی ہے۔ **مکمل کتابچہ 'معارفِ سراجِ ملت' میں دیکھا جاسکتا ہے۔**

میرے جدّ کریم (اللہ کی بے پناہ رحمتیں ان کی قبر پر سایہ فگن رہیں) حضرت سید ابوالہاشم قادری اشرفی علیہ الرحمہ کے دل میں عشقِ رسالت پناہی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا چراغ روشن تھا۔ آپ کو حج بیت اللہ کی سعادت دو مرتبہ حاصل رہی۔ والد ماجد سراج ملت کے نوادرات میں سے آپ کا پاسپورٹ برآمد ہوا ہے، جس سے یہ اندازہ ہوتا ہے کہ آپ کو بغیر تصویر والے پاسپورٹ کے ذریعہ زیارت حرمین شریفین کی سعادت حاصل ہوئی، اور یہ آپ کا پہلا حج تھا، حج کا یہ سفر بذریعہ اکبری جہاز ہوا۔ پاسپورٹ پہ حج کی تاریخ ۱۹/ دسمبر ۱۹۳۸ء درج ہے۔ والدِ ماجد حضور سراج ملت اور رضا جامع مسجد پھول گلی کے پرانے نمازی جن میں سے کچھ اللہ کو پیارے ہوگئے اور کچھ باحیات ہیں، وہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سید ابوالہاشم علیہ الرحمہ کے دل میں حج بیت اللہ شریف کی خواہش ہوئی، آپ صبح کی نماز پڑھا کر گھر کے لیے تشریف لے جارہے تھے، اتنے میں ایک شخص آیا اور اس نے ۵۰۰/روپیہ پیش کرتے ہوئے کہا حضرت آپ حج بیت اللہ کی سعادت حاصل کرلیں۔ سبحان اللہ

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا موئے مبارک بھی مدینۃ المنورہ میں آپ کو اسی موقع پر ملا تھا، اور جس کی بشارت خواب میں ہوئی تھی۔ آپ اس موئے مبارک کو ٹوپی میں رکھ کر ممبئی میں لائے تھے، اور واپسی تک آپ نے چپل کا استعمال نہیں کیا تھا۔ ان میں سے ایک موئے مبارک رضا جامع مسجد پھول گلی (ممبئی) میں بحفاظت تمام رکھا گیا، جس کی ۱۲/ربیع النور شریف کے موقع پر زیارت کرائی جاتی ہے۔ ہزاروں لوگ حاضر ہوکر زیارت سے مستفیض ہوتے ہیں۔ موئے مبارک میں کئی شاخیں بھی نکل چکی ہیں، اور دوسرا میرے وطن مالوف بین میں ہے۔

والدِ ماجد حضرت سراج ملت نے فروغ عشق رسالت مآب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ

وصحبہ وبارک وسلم کی غرض سے مختلف علاقوں کی مساجد میں بھی موئے سرکار دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رکھوائے ہیں، اسی موئے مبارک کی شاخ دار العلوم امام احمد رضا ماریشیس کے لیے پورے اہتمام کے ساتھ اپنے ساتھ لے گئے۔اس ادارے کی بنیاد حضرت نے اپنے دستِ کرم سے ۱۹۹۹ء میں رکھی تھی اور اس کی تعمیر بھی حضرت کی نگرانی میں ہوئی ہے۔ادارے کے قیام کے ساتھ ہی تعلیمی سلسلہ شروع ہو گیا تھا، ساؤتھ افریقہ میں یہ ادارہ مسلک اعلیٰ حضرت کی ترجمانی واشاعت میں پیش پیش ہے۔والد ماجد حضرت سراج ملت موئے مبارک آقائے کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لے کر ماریشیس حاضر ہوئے تو لذت عشق سے نا آشنا بعض حضرات نے یہ سوال کیا کہ ہم کیسے تسلیم کریں کہ یہ موئے مبارک حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ہے؟اس بات پر آپ کو جلال آ گیا، اور آپ نے عالم جلال ہی میں فرمایا کہ جن کا یہ موئے مبارک ہے، ان ہی کی ذات اپنے کرم سے شہادت کا انتظام کر دیگی۔موئے مبارک پورے اہتمام واحترام کے ساتھ ایک کمرے میں رکھ دیا گیا۔ایک روز ایسا ہوا کہ طلوعِ آفتاب کے بعد لوگوں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا کہ جس کمرے میں موئے مبارک رکھا گیا ہے، اس کی کھڑکی کے راستے سے آسمان سے ایک نور کی شعاع آ رہی ہے اور جا رہی ہے، اس شعاع سے پورا علاقہ روشن ومنور ہو گیا۔نور کی آمد و رفت کا سلسلہ بہت دیر تک چلتا رہا۔یہ خبر ہوا کی طرح دور تک پھیل گئی، بہت سارے لوگوں نے اس عشق بر دوش منظر کو اپنی نگاہوں سے دیکھا اور میڈیا نے بھی اس کی تشہیر میں اہم رول ادا کیا۔اس پرُ کیف منظر کی ایک فائل تصویر محفوظ ہے، جس میں نور کی شعاع کی آمد و رفت صاف نظر آتی ہے۔اس منظر کو دیکھ کر مخالفین شرمندہ ہوئے اور موافقین میں خوشی ومسرت کی لہر دوڑ گئی۔اس طرح یہ بات پورے طور پر روشن ہو گئی کہ واقعی یہ موئے مبارک آقائے کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وصحبہ وبارک وسلم کا ہے۔

(حیات وخدمات حضرت سراج ملت)

سلسلۂ طریقت میں آپ (حضرت سید ابو الہاشم علیہ الرحمہ) حضرت سید چاند شاہ اشرفی رحمۃ اللہ علیہ بیتھو شریف کے مرید تھے۔بیتھو شریف صوبۂ بہار کے ضلع گیا میں واقع ہے۔بیتھو شریف میں خانوادۂ اشرفیہ (کچھوچھہ مقدسہ) کے ایک فرزند جلیل حضرت مخدوم

درویش اشرف علیہ الرحمۃ والرضوان جاکر آباد ہو گئے تھے۔ حضرت مخدوم اشرف درویش علیہ الرحمۃ والرضوان بیتھو شریف ہی میں مدفون ہوئے۔ آپ کا آستانہ مرجع خلائق ہے۔ حضرت چاند شاہ اشرفی علیہ الرحمہ حضرت مخدوم درویش اشرف رحمۃ اللہ علیہ کے خانوادہ سے تعلق رکھتے تھے۔ کتابوں میں اس کی تاریخ محفوظ ہے۔

حضرت سید ابوالہاشم علیہ الرحمہ ممبئی کب اور کیسے آئے تو اس بارے میں طارق انور صاحب کے دریافت کرنے پر ابا حضور نے انھیں بتایا تھا، جسے انھوں نے اپنے مضمون میں کچھ اس طرح تحریر فرمایا

:"ایک مرتبہ آپ نے رنگون جانے کا قصد کیا، آپ نے اپنے شیخ طریقت حضرت چاند شاہ اشرفی رحمۃ اللہ علیہ سے بھی اس کا تذکرہ کیا۔ حضرت شاہ صاحب نے آپ کو وہاں جانے سے منع فرمایا اور کہا کہ وہاں کے حالات اچھے نہیں رہیں گے۔ تاہم کچھ دنوں بعد آپ ۱۹۲۶ء میں رنگون گئے۔ کچھ دنوں تک وہاں آپ حضرت مفتی سید سعد اللہ رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں رہے، پھر رنگون میں فساد برپا ہو گیا۔ فرقہ وارانہ ہنگامہ آرائیاں اور باہمی مشاجرات کے پیش نظر آپ ۱۹۲۸ء میں رنگون سے ممبئی آ گئے۔ جہاں آج رضا جامع مسجد (پھول گلی مسجد) واقع ہے، وہاں مسافر خانہ تھا آپ کی کوششوں سے وہیں پر ۱۹۲۹ء میں مسجد کی بنیاد رکھی گئی اور مسجد کی تعمیر ہوئی۔"

آپ اسی مسجد میں امامت و خطابت کے فرائض انجام دیتے رہے۔ تقریباً ۴۰ر سال تک اس مسجد کے منبر و محراب سے آپ کی آواز بلند ہوتی رہی۔ جس کے شواہد آپ کے خطوط اور درخواست سے بھی ملتے ہیں۔ مسجد کے مَین گیٹ کی جانب جو راستہ ہے وہ آپ ہی کے نام سے منسوب ہو کر سید ابوالہاشم اسٹریٹ کے نام سے متعارف ہے۔ ان کا طبعی میلان عبادت و ریاضت کی طرف تھا، اور دنیا سے بے رغبتی کا وصف ظاہر و غالب تھا۔ ان علاقوں میں بہت سے لوگ آپ کے حلقۂ ارادت میں شامل تھے۔ بالعموم لوگ آپ کے اخلاق حسنہ اور بلند کرداری سے متاثر اور آپ کے کارنامے کو یاد کرتے رہتے ہیں۔ بروز جمعہ ۱۶ر شعبان المعظم ۱۴۰۱ھ مطابق ۱۹ر جون ۱۹۸۱ء کو آپ واصل الی اللہ ہوئے۔ آپ اپنے آبائی وطن

موضع بین ضلع نالندہ (بہار) میں مدفون ہوئے۔

ابرِ رحمت ان کے مرقد پر گہر باری کرے
حشر تک شانِ کریمی ناز برداری کرے

☆☆☆☆

حضرت سراج ملت کی عائلی زندگی:

حضرت سراج ملت علیہ الرحمہ کی عائلی زندگی بھی اسلام وسنّیت کے مزاج کی آئینہ دار تھی۔ خاندان کے ارکان کی فکراوران کی نشوونمائی ایک اہم فریضہ ہے، جسے آپ نے بخوبی انجام دیا۔ مگراسلام وسنیت کی اشاعت میں یہ چیزیں کبھی مانع نہیں رہیں۔آپ کی شادی ۱۸/اپریل ۱۹۷۷ءکوایک شریف اورسید ملک گھرانے میں ہوئی تھی۔نکاح میرے داداجان یعنی حضرت سیدابوالہاشم علیہ الرحمہ کے ایک بزرگ دوست حضرت کامل میاں شہسرامی علیہ الرحمہ نے پڑھایا۔

والدہ کا شجرہ بھی چند پشتوں میں والد ماجد حضرت سراج ملت کے جد اعلیٰ سے جاملتا ہے۔شجرۂ نسب کچھ اس طرح ہے: سیدہ شاہین بانو بنت ملک سید حکیم عبدالرشید بن ملک سید اظہر حسین بن ملک سید داؤد حسین بن ملک سید حکیم بن ملک سید حکیم ابوعلی ....الخ

والدہ ماجدہ پابندِ صوم وصلوۃ اور نہایت عابدہ صفت تھیں۔حاجت مندوں کی حاجت پوری کرنا، درد کے ماروں اور پریشان لوگوں کی پریشانیاں دیکھ کر بے چین ہوجانا اور پھر ان کی پریشانیوں کو دور کرنا ان کی عادتِ کریمہ تھی۔سخاوت وفیاضی میں بھی آپ کا شہرہ تھا۔والدہ ماجدہ کا وصال ۱۰/شعبان المعظم ۱۴۳۳ھ ۲۰۱۲ء بروز سہ شنبہ دن ساڑھے بارہ بجے کے قریب ہوا۔نمازِ جنازہ والد ماجد حضرت سراج ملت نے پڑھائی، اسی مناسبت سے ہر سال ۱۰/شعبان المعظم کوآپ کا سالانہ فاتحہ ہوتا ہے۔

والدہ ماجدہ کے جنازے میں ہزاروں احباب اہلسنّت نے شرکت کی اور بڑی بڑی خانقاہوں کے سجادگان وسادات کرام کی جانب سے تعزیت بھی موصول ہوئی۔حضرت نظمی میاں علیہ الرحمہ نے اس وقت چند اشعار بطور تعزیت میرے موبائیل پر بذریعہ میسیج بھیجے

تھے، جونذرِقارئین ہیں۔

ہے یقیں ہم کو کہ ہیں شاہین بانو خلد میں
اپنے نانا جان کی آغوش رحمت میں گئیں
دخترِ زہرا تھیں وہ مولیٰ علی کی جان تھیں
لاڈلی زہرا کی زہرا کی ضمانت میں گئیں
غوث و خواجہ کی چہیتی سیدوں کی آبرو
پاک بی بی چھوڑ کر دنیا کو جنت میں گئیں

آپ کا مزار اقدس ناریل واڑی قبرستان (بقیعِ ممبئ) حضرت گلاب شاہ قادری علیہ الرحمہ کے مزار کے بالکل قریب ہے۔ یہ وہی گلاب شاہ بابا ہیں، جوایک مجذوبِ کامل تھے، ظاہری زندگی میں جس طرح بندگانِ خدا آپ سے فیض پاتے تھے، آج بھی اس طرح فیض کا دریا جاری وساری ہے۔ بتایا جاتا ہے کہ ان کی نمازِ جنازہ وانکھڈے اسٹیدم میں ادا کی گئی تھی۔ واللہ اعلم بالصواب۔

حضرت سراج ملت کی کل آٹھ اولاد ہیں۔ فرزند اکبر حضرت مولانا حافظ سید مصطفیٰ رضا جیلانی میاں جو رضا جامع مسجد پھول گلی ممبئ کے امام ہیں۔ حضور سراج ملت علیہ الرحمہ و تاجدارِ مسند بلگرام حضرت سید بادشاہ حسین حضور بادشاہ میاں واسطی بلگرامی، شہزادۂ شہید راہِ مدینہ حضرت علامہ سید معین الدین اشرف اشرفی الجیلانی کچھوچھہ شریف، شہزادۂ حضور برہانِ ملت حضرت ڈاکٹر حامد رضا قادری جبلپوری سے خلافت حاصل ہے۔ ان کی ۳/صاحبزادیاں ہیں۔

دوسرا یہ فقیر قادری سگِ بارگاہِ رضا جسے الحمد اللہ حضرت سراج ملت نے دارالعلوم فیضان مفتی اعظم پھول گلی میں بحیثیت صدرالمدرسین اور ناظم اعلیٰ منتخب فرمایا، رضا جامع مسجد پھول گلی میں جمعہ اور عیدین میں خطابت وامامت کے منصب پر فائز کیا۔ حضور تاج الشریعہ نوراللہ مرقدہٗ ضیغم اہلسنّت علامہ حسن علی رضوی میلسی پاکستان اور والد ماجد حضور سراج ملت سے خلافت حاصل ہے۔ ساتھ ہی امام النحو حضرت علامہ مفتی بلال احمد رضوی نوری علیہ الرحمہ

سے خلافت اور سند حدیث و فقہ بھی حاصل ہے۔اور والدِ ماجد کے عرس چہلم کے موقع پر تاجدارِ مسند بلگرام حضرت سید بادشاہ حسین حضور بادشاہ میاں واسطی بلگرامی، شہزادۂ شہیدِ راہِ مدینہ حضرت علامہ سید معین الدین اشرف اشرفی الجیلانی کچھوچھہ شریف، شہزادۂ حضور برہانِ ملت حضرت ڈاکٹر حامد رضا جبلپوری ودیگر مشائخ نے اجازت وخلافت سے سرفراز فرمایا۔ (الحمد الله بذالک)۔ مجھے میرے رب نے اپنے فضل سے ایک بیٹا عطا کیا، جس کا نام سید اسمٰعیل رضا ہے۔

تیسرے صاحبزادے حضرت مولانا حافظ وقاری سید احمد رضا نورانی میاں صاحب جو کرناٹک میں مسلک اعلیٰ حضرت کی ترویج واشاعت میں سرگرم عمل ہیں۔

انہیں بھی حضور سراج ملت علیہ الرحمہ، تاجدارِ مسند بلگرام حضرت سید بادشاہ حسین حضور بادشاہ میاں واسطی بلگرامی، شہزادۂ شہیدِ راہِ مدینہ حضرت علامہ سید معین الدین اشرف اشرفی الجیلانی کچھوچھہ شریف، شہزادۂ حضور برہانِ ملت حضرت ڈاکٹر حامد رضا جبلپوری سے اجازت وخلافت حاصل ہے۔ان کی ایک صاحبزادی ہے۔

چوتھے فرزند محترم سید ابوالہاشم سبحانی میاں سلمہٗ جو تجارت سے منسلک ہیں، ان کے ایک صاحبزادے ہیں جن کا نام سید امیر حمزہ اور ایک بیٹی ہے۔

پانچویں اور سب سے چھوٹے فرزند حضرت سید اعجاز مدنی میاں سلمہٗ جنھوں نے انجینئرنگ مکمل کی اور ابھی تک رشتۂ ازدواج سے منسلک نہیں ہوئے ہیں۔

بڑی صاحبزادی کا نکاح محترم سید ڈاکٹر شمس الضحیٰ انجم صاحب رضوی سے ہوا، ان سے پانچ صاحبزادیاں ہیں، جن میں ایک بچی کا انتقال ۵/ماہ کی عمر میں ہوا۔

دوسری صاحبزادی کا نکاح محترم حاجی محمد ذاکر حسین رضوی صاحب سے ہوا، ان سے ایک صاحبزادے جن کا نام محمد حسنین رضا اور ایک صاحبزادی ہے۔

تیسری صاحبزادی کا نکاح محترم انجینئر عبدالرؤف رضوی صاحب سے ہوا۔اس سے ایک صاحبزادہ محمد طٰہٰ اور ایک صاحبزادی ہے۔

☆☆☆

شرفِ بیعت:

والدِ ماجد حضرت سراج ملت کو تاجدارِ اہلسنّت شہزادۂ اعلیٰ حضرت قطب عالم مجدد ابن مجدد اعظم ہم شبیہ غوث اعظم حضور مفتی اعظم محمد مصطفیٰ رضا نوری رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ سے اس وقت شرفِ بیعت حاصل ہوا جب سرکار مفتی اعظم ۱۹۷۱ء میں حج کو جانے کے لیے ممبئ تشریف لائے ہوئے تھے۔

☆☆☆

اجازت وخلافت:

والد ماجد حضرت سراج ملت کو تاجدارِ اہلسنّت حضور مفتی اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے خلافت واجازت بھی حاصل ہے۔ **حصولِ خلافت کا واقعہ کچھ اس طرح ہے:**

’’سرکار مفتی اعظم مرکز اہلسنّت بریلی شریف میں علما فضلا کو خلافت عطا فرما رہے تھے یعنی ان کے ناموں کی خلافت نامہ پر دستخط اور مہر ثبت فرما رہے تھے، دریں اثنا پروفیسر ڈاکٹر کمال الدین صاحب جو کہ حضور مفتی اعظم کے مرید خاص تھے، سرکار مفتی اعظم کی بارگاہ میں عرض گزار ہوئے کہ **حضور! ممبئ کے سید صاحب یعنی سید سراج اظہر رضوی صاحب کو بھی خلافت عطا فرمادیں، آپ کی بات سن کر سرکار مفتی اعظم نے تقریباً ۲۰ رمنٹ تک مراقبہ فرمایا اور مسکراتے ہوئے آپ (حضرت سراج ملت) کے نام کا خلافت نامہ تیار کروا کر دستخط اور مہر ثبت فرمادی۔ ڈاکٹر صاحب کا بیان ہے کہ اس وقت جن علماء کو حضور مفتی اعظم نے خلافت عطا فرمائی، سوائے سید صاحب کے کسی کے لیے مراقبہ نہیں فرمایا اور نہ ہی تبسم فرمایا (سبحان اللہ)‘‘**

بعدہٗ سرکار مفتی اعظم علیہ الرحمہ نے وہ خلافت نامہ ممبئ ارسال فرمایا۔ حضرت سراج ملت عرس حامدی کے موقع پر فرطِ مسرت میں وہ خلافت نامہ لے کر حاضر ہوئے، پھر وہاں سرکار مفتی اعظم نے منبرِ رسول پر علما و مشائخ اور حاضرین کی موجودگی میں آپ کے سر پر خلافت کا تاج ذریں رکھا۔

اسی طرح حضور برہانِ ملت علیہ الرحمہ، سید طاہر میاں بلگرام شریف اور ضیغم اہلسنّت حضرت علامہ حسن علی میلسی صاحب پاکستان وغیرہم سے بھی اجازت وخلافت حاصل ہے۔

علامہ حسن علی میلسی صاحب کو جن خلفائے اعلیٰ حضرت سے اجازت و خلافت حاصل ہے، انہوں نے وہ تمام خلافتیں و اجازتیں حضرت سراج ملت کے سپرد فرما کر آپ کے نام ایک خط تحریر فرمایا جو من وعن نذرِ قارئین ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم......نحمدہٗ ونصلی علی رسولہ الکریم

فقیر سراج ملت مجاہد مسلک اعلیٰ حضرت علامہ سید سراج اظہر صاحب قادری رضوی اطال اللہ عمرہٗ کو سلسلۂ عالیہ قادریہ برکاتیہ رضویہ و سلسلۂ عالیہ چشتیہ صابریہ سراجیہ کی اجازت وخلافت دیتا ہے اور اوراد و اعمال و وظائف رضویہ کی اجازت دیتا ہے۔ جس طرح اس فقیر قادری گدائے رضوی کو سیدنا سرکار مفتی اعظم شہزادۂ اعلیٰ حضرت حضرت علامہ شاہ مصطفیٰ رضا خاں صاحب نوری بریلوی، خلیفۂ اعلیٰ حضرت ملک العلما سلطان الفقہا مولانا شاہ محمد ظفر الدین احمد فاضل بہاری، حضور نائب اعلیٰ حضرت سیدی سندی محدث اعظم پاکستان علامہ ابوالفضل محمد سردار احمد قادری رضوی چشتی صابری، نبیرۂ اعلیٰ حضرت مفسر اعظم مولانا شاہ علامہ محمد ابراہیم رضا جیلانی میاں بریلی قدست اسرار اہم سے حاصل ہے، مذہب حق مذہب اہلسنّت مسلک حق مسلک اعلیٰ حضرت قدس سرہ پر مضبوطی سے قائم رہیں، دعوتِ صالحہ میں اس فقیر بے توقیر کو یاد رکھیں۔

☆☆☆

چند مشاہیر خلفاء:

حضرت سراج ملت نے دینی روایات کے فروغ ارتقا کی غرض سے بیعت وارادت کا سلسلہ بھی جاری کر رکھا تھا۔ ملک و بیرون ملک ان کے اہل ارادت خلفا اور معتقدین کی اچھی خاصی تعداد ہے۔ ہم یہاں ان کے مریدین و معتقدین کی فہرست تو پیش نہیں کر سکتے ذیل میں ان کے چند مشاہیر خلفاء کی فہرست ملاحظہ کریں:

☆ حضرت حافظ وقاری سید مصطفیٰ رضا جیلانی ابن حضور سراج ملت نور اللہ مرقدہٗ

☆ حضرت حافظ سید احمد رضا نورانی ابن حضور سراج ملت نور اللہ مرقدہٗ

☆ حضرت مولانا محمد حسین رضوی سابق صدر مدرس دار العلوم قادریہ رضویہ مقبولیہ، ہانگل

☆ حضرت مولانا شاہد رضا خطیب و امام بر بن مسجد پرانی ہبلی
☆ حضرت مولانا سید محمد اقبال رضوی، سابق خطیب و امام جامع مسجد بھاؤ نگر
☆ حضرت مولانا عتیق الرحمٰن قادری رضوی، ناظم مدرسہ غوثیہ بڑھیا بستی سدھارتھ نگر
☆ حضرت مولانا قاری راشد القادری صاحب قادری برکاتی چترویدی، اُنّاؤ
☆ حضرت مولانا محمد سلیمان صاحب قادری خطیب امام الامین مسجد ماریشیس
☆ حضرت مولانا شمس الدین قادری، خطیب و امام مسجد پیر سید قدرت علی شاہ بریو بحر، ماریشیس
☆ حضرت سید آل مصطفیٰ داد باپو فرزند حضرت صوفی سید ظہیر الدین باپو قادری علیہ الرحمہ
☆ حضرت علامہ ابو طالب قادری بھاؤ نگر
☆ حضرت مولانا ذاکر حسین قادری رضوی خطیب و امام مسجد حوّا کو رضا نگر مفت نگر سوسوہاو
☆ جناب صوفی غلام عبد القادر ولی عرف نانا حضرت، کاتور، کرناٹک
☆ حضرت علامہ عبد الرزاق جبلپوری
☆ حضرت مولٰینا عبد الستار مقبولی رضوی، ہانگل شریف
☆ شیخ الحدیث علامہ مظہر اللہ صاحب، دار العلوم شاہ جماعت (ہاسن، کرناٹک)
☆ حضرت علامہ ذوالفقار صاحب رضوی، بھاٹول اتر دیناجپور
☆ حضرت علامہ مسعود صاحب رضوی، بھاٹول اتر دیناجپور
☆ مولانا محمد زین العابدین رضوی سراجی، بھاٹول اتر دیناجپور
☆ حضرت علامہ الحاج محمد ظفر الدین رضوی، راجکوٹ
☆ حضرت مولانا رفیق عالم رضوی
☆ حضرت مولانا عبد الحکیم رضوی
☆ حضرت مولانا محمد شبیر احمد رضوی بائسی
☆ حضرت مولانا رمضان واسطی
☆ حضرت مولانا محمود عالم رشیدی، گوونڈی، ممبئی
☆ حضرت علامہ فخر عالم فیضی برکاتی، فجی

☆ حضرت قاری محمد نظام الدین قادری، استاذ دار العلوم فیضان مفتی اعظم، ممبئی
☆ حضرت قاری عبد الماجد رضوی، سانتا کروز، ممبئی
☆ راقم الحروف فقیر قادری سید محمد ہاشمی رضوی

☆☆☆

سفرِ حج وعمرہ:

فریضۂ حج کی ادائیگی بے شمار خیرات و برکات کی ضامن ہے۔ والد ماجد حضرت سراج ملت کو حج بیت اللہ کی ادائیگی کی برکتیں ۵؍ بار حاصل ہوئیں۔ آپ نے حج بیت اللہ کے سفر کی تفصیل اپنی ڈائری میں نقل کی ہے، ہم یہاں سفر کی تفصیلات سے گریز کرتے ہوئے، صرف حج کا سن اور تاریخ ذیل میں پیش کرتے ہیں۔

☆ پہلا حج بذریعہ حج کمیٹی ۱۹۸۴ء
☆ دوسرا حج ۱۹۸۸ء اس سفر میں والدہ ماجدہ بھی ہمراہ تھیں۔
☆ تیسرا حج ۱۹۹۹ء اس سفر میں آپ کے بڑے صاحبزادے مولانا جیلانی میاں آپ کے ہمراہ تھے۔
☆ چوتھا حج ۲۰۰۰ء اس سفر میں رشتے کے بعض افراد ہمراہ تھے۔
☆ پانچواں حج ۲۰۰۴ء اس سفر میں یہ فقیر قادری ہاشمی رضوی ہمراہ تھا۔

تیسرے اور چوتھے حج کی ڈائری میں تاریخ درج نہیں ہے۔ تیسرے میں والدہ ماجدہ ہمراہ تھیں اور چوتھے میں اقبال رضوی چپل والے، اور عمران رضوی، ہمراہ تھے۔

پہلا عمرہ ۱۴۲۳ھ ۲۰۰۴ء میں ادا کیا۔ عمرے کے اس سفر سعادت میں یہ فقیر قادری ہاشمی رضوی بھی شریک تھا۔

دوسرا عمرہ ۲۰۰۸ء میں ادا فرمایا اس سفر سعادت میں والدہ ماجدہ اور میرے بڑے بھائی مولانا سید جیلانی میاں ہمراہ تھے۔

تیسرا عمرہ رمضان المبارک ۱۴۳۰ھ ۲۰۰۹ء میں ادا فرمایا۔

چوتھا عمرہ اس سفر سعادت میں اہل خاندان یعنی صاحبزادگان وصاحبزادیاں اور

دوسرے لواحقین تھے، تاریخ ڈائری میں درج نہیں ہے۔

پانچواں عمرہ ۲۰۱۷ء میں ادا فرمایا۔ اس سفر سعادت میں میرا چھوٹا بھائی سید اعجاز مدنی اور والدِ ماجد کے مرید جناب ملاّ مقصود بھائی شریک تھے۔ اس کے علاوہ بھی آپ نے عمرے کئے جس کی تفصیل مل نہیں سکی۔ جتنا دستیاب ہوا اجمالاً لکھ دیا گیا۔ پھر کبھی تفصیلاً اس کا ذکر کیا جائے گا۔ ان شاء اللہ

☆☆☆

سفرِ بغداد مقدس:

حضرت سراج ملت کو۳ رمرتبہ بغداد مقدس کی حاضری کا شرف حاصل ہوا۔ جس کی تفصیل ڈائری کے اوراق میں دیکھی جاسکتی ہے، جو 'معارف سراج ملت' میں شریک اشاعت ہے۔ ان اسفار مبارکہ کی چند چیزیں یادگار ہیں **پہلے سفرنامہ بغداد مقدس کے اخیر میں حضرت سراج ملت تحریر فرماتے ہیں:**

میرے ایک مرید کو کھٹکا تھا کہ میرے پیر صاحب (حضور سراج ملت) شہنشاہِ بغداد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بڑے صاحبزادے سیدنا عبدالوہاب کی ساتویں پشت کی اولاد میں سے ہیں۔ والدِ ماجد حضرت سراج ملت بیان فرماتے ہیں:

وہ مرید اس سفر میں میرے ساتھ سرکارِ بغداد میں تھا۔ آنے کے بعد اس نے میرے حجرے میں آکر کہا کہ سرکار میں نے بغداد شریف میں خواب دیکھا تھا کہ محفل ہورہی ہے۔ بہت سے لوگ حاضر ہیں، آپ بھی بیٹھے ہیں، ایک بزرگ تشریف لاتے ہیں تھوڑی دیر کے بعد آپ کی طرف اشارہ کرکے مجھے کہتے ہیں کہ یہ سرکار بغداد کی ساتویں پشت کے شہزادے کی نسل میں ہیں۔ سبحان اللہ اس کے بعد آنکھ کھل گئی۔

کام وہ لے لیجئے تم کو جو راضی کرے
ٹھیک ہو نامِ رضا تم پہ کروڑوں درود

دوسرے سفرنامہ بغداد مقدس کے اخیر میں
والد ماجد حضرت سراج ملت تحریر فرماتے ہیں:

''۵رفروری ۲۰۱۵ء/ ۱۵رربیع الآخر ۱۴۳۶ھ بروز جمعرات واپس آئے۔ ۱۷رربیع الآخر ۱۴۳۶ھ مبارکہ کو بغداد مقدس اور بارگاہِ امام اعظم میں آدھا گھنٹہ قبل اذان مغرب مؤذن قرآن شریف کی تلاوت کرتا ہے، پھر اذان مغرب شروع کرتا ہے۔ فقیر نے واپسی پر اس چیز کو ۱۷رربیع الآخر ۱۴۳۶ھ کو قبل مغرب یٰسین شریف پڑھ کر اپنی مسجد میں بھی شروع کر دیا۔ اب ہمیشہ بغداد کی یہ سنت قائم رہے گی۔'' ان شاءاللہ۔۔۔

☆☆☆

حضرت سراج ملت کی دینی وملی خدمات:

والدِ ماجد حضرت سراج ملت کی دینی، ملی اور علمی خدمات کا دائرہ نہایت وسیع ہے۔ آپ کی زیرنگرانی وسرپرستی یوں تو ملک وبیرونِ ملک بہت سارے ادارے مصروف عمل ہیں۔ خاص کر ممبئی عظمیٰ میں انجمن برکاتِ رضا، سنی تبلیغی جماعت اور دارالعلوم فیضان مفتی اعظم کو آپ کی سرپرستی کا شرف حاصل ہے۔ فروغ علومِ نبوی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں مذکورہ اداروں کی خدمات کی ایک زریں تاریخ ہے۔ ان اداروں نے علم، وعمل اور عشق کے فروغ میں جو کارنامے انجام دئے ہیں، اس کی مثال بمشکل پیش کی جاسکتی ہے۔ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا قادری برکاتی قدس سرہٗ کی تحریک، تحریک عشق رسالت کی بڑے پیمانے پر ترویج و تشہیر ان اداروں کا شناختی وعلامتی نشان ہے۔ یہ ادارے لفظوں سے نہیں کھیلتے، بلکہ عمل پر یقین رکھتے ہیں۔ ان کے بکثرت شعبے ہیں اور ہر شعبہ متحرک وفعال ہے۔ حضرت سراج ملت علیہ الرحمہ کی دینی ملی اور سماجی خدمات ہر جہت سے قابل ستائش اور لائق تقلید ہے۔ کہیں بھی فساد ہوتا یا سیلابی صورت حال سے ملک کی کوئی ریاست دوچار ہوجاتی تو آپ فوراً وہاں کے متاثرین کے لئے ریلیف کا انتظام فرماتے اور خود لے کر روانہ ہوتے۔ جس میں غذا، کپڑے ادویات شامل ہوتیں اور مکانات ومساجد وآستانوں کی تعمیر کے لئے رقوم بھی اپنے ساتھ لے جاتے۔ اور مستحقین تک ان کو پہنچاتے۔ ۹۲ء کے فسادات، بھاگلپور، میرٹھ ملیانہ، سونامی (سیلاب جس سے اڑیسہ میں بڑی تباہی ہوئی تھی) ۲۶رجولائی ممبئی ومضافات میں بارش کا قہر، اوران کے علاوہ کثیر مواقع آپ کی خدمات قابل ستائش ہیں۔ خدمات کی تفصیل بعد میں

آئے گی۔ان شاءاللہ۔

بھنڈی بازار جیسے متحرک علاقے میں اگر کبھی بھی کسی طرح کی کشیدگی یا ہنگامی صورت پیدا ہوئی یا ہوتی ،تو آپ اس نازک موقع پر فوراً امن وامان قائم کرنے اور لوگوں کو صحیح سمت دینے میں اہم بلکہ مرکزی رول ادا کرتے ۔۲۱ر مئی ۲۰۰۰ء میں ہوئے خراب ماحول کو درست کرنے میں آپ نے اہم رول ادا کیا ،جیسا کہ ممبئی اخبارات سے ثبوت ملتا ہے۔ روزنامہ انقلاب ہیڈنگ لگائی کہ ''انہدامی کاروائی سے کشیدگی ۔۔۔۔بھنڈی بازار میں پتھراؤ،کل احتجاجی مظاہرہ''۔

اخباری رپورٹ کچھ اس طرح ہے۔''ممبئی ،۲۰ر مئی (جاوید جمال الدین) ڈپٹی میونسپل کمشنر جی آر کھیرنار نے بریگیڈیئر عثمان روڈ پر نل بازار کرافٹ مارکیٹ کے مقابل واقع شافعی مسجد کے قریب کاروائی کے دوران ایک بڑی تعداد میں لائسنس یافتہ اسٹالوں اور ہاتھ گاڑیوں کو منہدم کر دیا۔جس کے نتیجے میں مشتعل افراد نے پتھراؤ کر دیا ،لیکن علاقے کے بزرگوں اور پھول گلی مسجد کے خطیب وامام مولانا سید سراج اظہر کی مداخلت کے سبب حالات پر سکون رہے اور کوئی ناخوشگوار واقعہ پیش نہیں آیا ۔اس موقع پر آٹھ دس اسٹال توڑ دیئے گئے ،پھیری والوں اور ہاتھ گاڑی والوں کے خلاف بھی کاروائی کی اور ان کا سامان بلڈوزر سے تہس نہس کر دیا۔اس دوران ۲۰ر۲۵ر افراد بلڈوزر کے آگے کھڑے ہوگئے اور مولانا سید سراج اظہر صاحب قبلہ نے انہیں یقین دلایا اور کہا کہ اپنے اسٹال کی جگہ سے زائد سامان لگانے والے افراد خود سامان ہٹالیں گے۔رپورٹ لمبی ہے طوالت کے خوف سے نقل نہیں کی ۔اس طرح کے اور بھی واقعات پیش آئے ،لیکن حضرت سراج ملت کی وجہ سے امن وامان قائم ہوا۔

اسی طرح ایک مرتبہ فضا گرم ہوئی تو حکومت نے فوج طلب کرلی ۔اس پر حضرت سراج ملت کا یہ بیان روزنامہ ہندوستان میں شائع ہوا:اس کی سرخی کچھ یوں تھی:

حکومت ''مہاراشٹر'' کا مستحسن اقدام:

بمبئی اور مضافات کی فضا اس قدر مخدوش تھی کہ عوامی زندگی اور کاروبار مفلوج ہوکر رہ گیا تھا،ایسی فضا میں عوام اپنی جان کی حفاظت دشوار سمجھتی تھی ۔ایسے نازک ماحول میں

حکومت مہاراشٹر نے فوج کا انتظام کر کے ایک مستحسن اقدام کے ساتھ عوام کا اعتماد بحال کیا۔ ہم امید کرتے ہیں کہ حکومت فوج کو عرصہ تک برقرار رکھ کر عوامی زندگی کو بحال رکھے گی اور شر پسند عناصر کو کڑی سزا دے گی.....سید سراج اظہر رضوی، صدر آل انڈیا سنی جمیعۃ العوام
(روزنامہ ہندوستان، ۲۸؍جون ۱۹۸۴ء)

☆☆☆

حضرت سراج ملت کی فلاحی خدمات:

☆"امام احمد رضا چوک"

جمعرات ۲۰؍صفر المظفر ۱۴۲۱ھ مطابق ۲۵؍مئی ۲۰۰۰ء بعد نماز عشاء اعلیٰ حضرت عظیم البرکت، مجدد اعظم دین وملت فاضل بریلوی علیہ الرحمۃ والرضوان سے منسوب "امام احمد رضا چوک" نزد بھنڈی بازار جنکشن کا عظیم الشان جلسہ جشن افتتاح زیر سرپرستی شیخ طریقت گل گلزار اشرفیت الحاج سید محمد انوار اشرف مثنیٰ میاں صاحب قبلہ اشرفی جیلانی، زیر صدارت سراج ملت، خلیفہ حضور مفتی اعظم، حضرت الحاج سید سراج اظہر رضوی منعقد ہوگا۔ مقتدر علمائے کرام حضرت علامہ مفتی اشرف رضا صاحب رضوی، حضرت علامہ محمد منصور علی خان صاحب، حضرت مولانا عبدالرزاق صاحب جبلپوری، مولانا محمد اکبر صاحب، محمد ہاشم نوری صاحب و دیگر علمائے کرام کے علاوہ محترم جناب محمد عارف نسیم خان صاحب (وزیر خوراک مہاراشٹر) محترم جناب نواب ملک صاحب (وزیر ہاؤسنگ مہاراشٹر) محترم محمد یعقوب میمن صاحب (میونسپل کونسلر) جناب یوسف ابراہانی صاحب (میونسپل کونسلر) جناب محمد حنیف منصوری (میونسپل کونسلر) و دیگر عمائدین شہر کثیر تعداد میں شرکت فرمائیں گے۔ افتتاح کے بعد اخبارات میں اس کی رپورٹ شائع ہوئی۔

بھنڈی بازار میں امام احمد رضا چوک کا افتتاح

ممبئی (جاوید جمال الدین) بھنڈی بازار بریگیڈ رعثمان روڈ اور نظام کراس لین جنکشن کو ممتاز عالم دین حضرت امام احمد رضا سے منسوب کر دیا گیا ہے۔

گزشتہ شب مولانا مثنیٰ میاں کے ہاتھوں نام کی تختی کی رونمائی عمل میں آئی۔ اس

موقع پر صدر جلسہ مولانا سید سراج اظہر نے مقامی کارپوریٹر یعقوب میمن کی اس معاملے میں دلچسپی کی ستائش کرتے ہوئے تجویز پیش کی کہ جے جے اسپتال اور کرافورڈ مارکیٹ کے درمیان زیرِ تعمیر فلائی اوور کا نام حضرت مخدوم ماہمی سے منسوب کیا جائے۔

(روزنامہ اردو ٹائمز ممبئی)

بھنڈی بازار جنکشن امام احمد رضا کے نام سے منسوب:

ممبئی: بھنڈی بازار جنکشن ارسکن روڈ کے چوک کا نام امام احمد رضا چوک کے نام سے منسوب کیا گیا ہے۔ پروگرام کا آغاز قرآن کریم کی تلاوت اور نعت ومنقبت سے کیا گیا۔ جس کی صدارت مولانا حافظ وقاری سید سراج اظہر رضوی نے کی اور مولانا الحاج مثنیٰ میاں کی سرپرستی میں اس تختی کی نقاب کشائی عمل میں آئی۔ تقریب میں علاقے کے میونسپل کونسلر حنیف منصوری، یعقوب میمن، یوسف ابراہانی، سعید نوری، ودیگر علمائے کرام موجود تھے۔ خلیفہ حضور مفتی اعظم ہند سید سراج اظہر نے اپنی صدارتی تقریر میں سرکار امام احمد رضا کی زندگی پر روشنی ڈالتے ہوئے کہا کہ امام احمد رضا وقت کے مجدد اعظم ہیں، اور آج بھی ہندوستان یا دنیا کے کسی بھی خطے میں امام احمد رضا سنّیت کی علامت وشناخت وپہچان بنے ہوئے ہیں۔ میونسپل کونسلر الحاج یعقوب میمن نے مولانا سید سراج اظہر کو مبارک باد پیش کی کہ آج یہ چوک جو کہ امام احمد رضا چوک کے نام سے منسوب ہوا ہے۔ اس کا سہرا آپ کے سر جاتا ہے، اور سرکار یہ کرم ہے کہ آپ نے یہ خدمت کا کام مجھ سے لیا، جبکہ یوسف ابراہانی نے میری کافی مدد کی اور بھرپور تعاون کیا۔ اللہ تعالیٰ ہم دونوں کی جوڑی کو سلامت رکھے، یوسف ابراہانی نے افتتاح کے پروگرام پر بے حد خوشی کا اظہار کیا اور سید سراج اظہر اور میونسپل کونسلر یعقوب میمن کو دلی مبارک باد پیش کی۔ اور اراکین انجمنِ برکاتِ رضا کے تمام لوگوں کی کڑی محنت کو سراہتے ہوئے مبارک باد دی۔ اس موقع پر مولانا محمود عالم رشیدی، حافظ سید جیلانی میاں، سید ہاشمی رضوی، سید انجم رضوی، ابراہیم طائی، عبدالقادر منصوری۔ ڈاکٹر شفیع قریشی، محمد عرفان قریشی، محمد حنیف منصوری ،عبد الغفار میمن، محمد نوشاد قریشی، محمد عمر شیخ، امین پاریکھ، میونسپل کونسلر یوسف زویری، ڈاکٹر اسماعیل قریشی وغیرہ نے شرکت کی۔ اس جلسہ کی نظامت علامہ عبدالرزاق جبل پوری نے

فرمائی۔ساتھ تمام علمائے کرام اور معزز مہمانان کی گل پوشی کی گئی۔جلسہ کا اختتام صلوۃ وسلام اور مولانا انوار اشرف مثنیٰ میاں کی پُرنور دعاؤں پر ہوا۔

روزنامہ اردو ٹائمز ممبئی کی رپورٹ:

بھنڈی بازار میں امام احمد رضا باغ کا عظیم الشان افتتاح

آج بدھ،۵؍رمضان المبارک ۲۱؍نومبر ۲۰۰۱ء بعد نماز تراویح مہمان خصوصی

جناب احمد جاوید صاحب اڈیشنل پولس کمشنر بدست حضرت مولانا سید سراج اظہر صاحب (خلیفۂ حضور مفتیٔ اعظم) بھنڈی بازار کے جنکشن پر سماج وادی پارٹی کے میونسپل کونسلر یوسف ابراہانی کے مساعیٔ جمیلہ اور ان کے ساڑھے چار لاکھ روپئے کونسلر فنڈ سے امام احمد رضا باغ کا عظیم الشان افتتاح ہونے جارہا ہے، یہ باغ اعلیٰ حضرت مجدد دین وملت فاضل بریلوی علیہ الرحمۃ والرضوان ۱۵۰؍سالہ جشن ولادت کے موقع پر بطور خراج عقیدت پیش کرنے کے لئے ان کے نام سے منسوب کیا جارہا ہے۔......

(روزنامہ،انقلاب،ممبئی،بروز سنیچر ۲۴؍نومبر ۲۰۰۱ء)

امام احمد رضا گارڈن کے افتتاحی پروگرام میں اے،سی،پی کا اظہار خیال

بمبئی،(اسٹاپ رپورٹ) بھنڈی بازار کو منی پاکستان کہنے والوں کو شرم آنی چاہئے۔ خاص طور سے ایک مراٹھی روزنامہ نے بھنڈی بازار کو بدنام کرنے کی مہم چلا رکھی ہے،مگر میں ان سے کہتا ہوں کہ وہ یہاں آکر دیکھیں کہ ہر مذہب کے ماننے والے مل جل کر کس طرح رہتے ہیں۔ان خیالات کا اظہار اسسٹنٹ پولس کمشنر ناگناتھ اسکالر نے امام احمد رضا گارڈن کے افتتاحی پروگرام میں کیا اور کہا کہ مراٹھی اخبار نے ایک تصویر شائع کرکے لکھا تھا کہ پاکستان کرکٹ ٹیم کی کامیابی پر بھنڈی بازار میں پٹاخے داغے گئے،اس خبر کے بعد اڈیشنل پولس کمشنر پی،کے،پی چکرورتی نے مجھے تفتیش کرنے کو کہا اور میں نے اپنی رپورٹ پیش کرتے ہوئے کہا کہ ایک غریب مسلم فوٹ پاتھ کے قریب کچرا جمع کررہا تھا،مگر اخبار میں تصویر اس انداز میں شائع کیا،جیسے وہ پٹاخے داغ رہا ہے۔میں ایسے لوگوں کو تنبیہ کرتا ہوں جو بھنڈی

بازار کے تعلق سے غلط پروپگنڈہ کر کے ہندومسلم کے درمیان نفرت کا بیج بور ہے ہیں۔انہوں نے خوشی کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ امام احمد رضا گارڈن کے سایہ میں ایک پولس چوکی بھی ہے اوراسے بھی دولہن کی طرح سجایا گیا ہے۔انہوں نے کہا کہ جب پولس چوکی بنائی گئی،تو اس کی بھی مخالفت کی گئی مگر ہم نے لوگوں کو سمجھایا کہ پولس عوام کی محافظت کے لئے ہے اور پولس عوام کے ساتھ مل کر بیرونی فسادیوں کی روک تھام کرے گی۔

امام احمد رضا کے ۱۵۰ رسالہ یوم پیدائش کے موقع پر گارڈن کا افتتاح کرتے ہوئے مولانا سراج اظہر نے کہا کہ آج مبارک محفل ہے اور میری خواہش کے پیش نظر میونسپل کونسلر یوسف ابراہانی اور یعقوب میمن نے افتتاح میں خواجہ غریب نواز کے نام سے سبیل اوراس کے بعد امام احمد رضا چوک اوراب گارڈن تعمیر کروایا ہے۔ گارڈن میں روشنی کے ساتھ فوارہ لگا کر بھنڈی بازار چوراہے کی شان دوبالا کردی ہے۔مولانا نے اے سی پی اسکولکر سے کہا کہ وہ لا اینڈ آرڈر برقرار رکھنے کے لئے ہرممکن کوشش کریں اور عوام سے اپیل کی کہ وہ گارڈن کے اطراف صاف صفائی کا خیال رکھیں۔انجمن برکات رضا کے زیراہتمام منعقد پروگرام سے میونسپل کونسلر یوسف ابراہانی ،یعقوب میمن ،اسٹنٹ میونسپل ڈی چورے اور پروفیسر سعید خان نے بھی خطاب کیا۔

☆ ''قطب کوکن مخدوم علی مہائمی فلائی اوور برتج''

یہ عروس البلاد ممبئی کا مشہوراور نامور برتج ہے جو بھنڈی بازار میں واقع۔جو جے جے پولس مارگ سے شروع ہوکر جے جے اسکول آف کامرس پر ختم ہوتا ہے۔یہ برتج نہایت طویل ہے،حضرت سراج ملت کی کاوش اور محنتوں سے اس برتج کا نام 'قطب کوکن مخدوم علی مہائمی برتج رکھا' اس برتج کے افتتاح کے موقع پر مہاراشٹر کے وزیراعلیٰ کے علاوہ کئی اہم دینی وسیاسی شخصیات نے شرکت کی۔اس برتج کو مخدوم کے نام سے منسوب کرانے میں حضرت سراج ملت نے کافی جدوجہد کی۔

اس حوالے سے اخبارات میں سارے رپورٹ محفوظ ہیں،طوالت کے خوف سے شامل نہیں کیا گیا۔

حضرت مخدوم علی مہائمی رحمۃ اللہ علیہ کے نام سے منسوب ہوجانے کے بعد اخبارات میں مبارک باد کے مراسلے اور اشتہار بھی شائع ہوئے۔

روزنامہ اردو ٹائمز ممبئی، بروز بدھ، ۱۸ر مئی ۲۰۰۵ء میں ایک اشتہار کچھ اس طرح شائع ہوا۔

جے جے فلائی اوور برتیج حضرت مخدوم علی مہائمی رحمۃ اللہ علیہ کے نام سے منسوب کروانے پر مبارکباد وشکریہ

'جے جے' تا 'کرافوڈ مارکیٹ' جدید تعمیر شدہ فلائی اوور قطب کوکن حضرت مخدوم فقیہ علی مہائمی رحمۃ اللہ علیہ کے نام نامی اسم گرامی سے منسوب ہوگیا یہ کام جملہ مسلمانان ممبئی کے لئے باعث مسرت ہے۔ اس انتساب کے سلسلے میں ناشر مسلک اعلیٰ حضرت، حضرت سراج ملت صدر انجمن برکات رضا کی کافی جدوجہد دور تک شامل رہی۔ الحمد للہ آپ کی کوشش رنگ لائی۔ لہٰذا ہم سراج ملت کے نہ صرف مشکور ہیں، بلکہ آپ کی خدمت میں تہہ دل سے مبارک باد پیش کرتے ہیں.............. منجانب: بزم فیضان انوار اشرف ممبئی ۸، (اشتہار)

☆ **"سبیل غریب نواز"**

یہ دونوں (چوک اور سبیل) عروس البلاد ممبئی کے مشہور بازار یعنی نل بازار میں واقع ہے۔

☆ **بالوا اسٹریٹ، سید ابوالہاشم اسٹریٹ کے نام سے موسوم:**

یہ بھی حضرت کا کارنامہ ہے کہ اصحاب سیاست کے توسط سے اپنی مسجد کی گلی کو اپنے والد ماجد علیہ الرحمہ کے اسم گرامی سے موسوم کرایا۔

☆ **'انجمن اسلام اردو ریسرچ انسٹی ٹیوٹ میں، گوشۂ امام احمد رضا،**

سب سے پہلے یہاں 'انجمن اسلام' کے صدر اسحاق جم خانہ والا کا وہ لیٹر پیش کر رہا ہوں، جس میں انہوں نے اعتراف کیا ہے کہ یہ گوشہ حضور سراج ملت کی محنتوں اور کاوشوں سے قائم ہوا۔ انجمن اسلام کے لیٹر پیڈ پر ۱۹ر جنوری ۲۰۰۵ء تاریخ مرقوم ہے، لیٹر کا مضمون یہ ہے:

بسمہٖ تعالیٰ

میں اس بات کی تصدیق کرتا ہوں کہ مولانا سید سراج اظہر رضوی خلیفۂ حضور مفتیٔ اعظم کی ایما اور کاوشوں سے انجمن اسلام اردو ریسرچ انسٹی ٹیوٹ میں اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں علیہ الرحمہ کی تصانیف کا گوشہ قائم کیا گیا ہے اور مولانا موصوف کے ذریعہ ہی کتب خانہ کے لئے تمام کتابیں مہیا کی گئیں۔ اسحاق جم خانہ والا، صدر انجمن اسلام ممبئی

ہندوستان ۵؍جولائی منگل ۲۰۰۲ء

انجمن برکات رضا کی جانب سے

انجمن اسلام اردو ریسرچ انسٹی ٹیوٹ کو نایاب کتابوں کا عطیہ

اعلیٰ حضرت عظیم البرکت مجدد دین وملت امام احمد رضا خان فاضل بریلوی علیہ الرحمۃ والرضوان کی نایاب کتابوں کا ایک ذخیرہ انجمن اسلام اردو ریسرچ انسٹی کو مع الماری کے تحفۃً پیش کرنے کا فیصلہ کیا ہے، تاکہ بیسویں صدی کے عظیم دانشور و مفکر امام احمد خان علیہ الرحمۃ والرضوان کی نورانی فکر سے اہل علم استفادہ کرسکیں۔ اس سلسلے میں بروز جمعہ ۵؍جولائی کی شام ۴ بجے اکبر پیر بھائی ہال انجمن اسلام کمپلیس میں ایک علمی جلسہ منعقد ہوگا۔ جس میں انجمن برکات رضا کے سربراہ سید سراج اظہر قادری رضوی صدر انجمن اسلام جناب ڈاکٹر محمد اسحاق جم خانہ والا کو یہ کتابیں پیش کریں گے۔

اس موقع پر خصوصی مدعوین میں حضرت علامہ الحاج مفتی اشرف رضا قادری رضوی، مولانا وارث جمال قادری، علامہ محمود عالم رشیدی، علامہ عبد الرزاق جبلپوری، مولانا عبد الستار ہمدانی، سید جیلانی میاں، مولانا فخر عالم، مولانا فاروق کھتری، مولانا خلیل الرحمٰن نوری، ڈاکٹر آدم شیخ (ڈائریکٹر انجمن اسلام اردو ریسرج انسٹی ٹیوٹ) جناب شمیم طارق (دانشور، ادیب، صحافی و محقق) جناب اشتیاق احمد صاحب اور دوسرے حضرات اپنے خیالات کا اظہار کرینگے۔ آپ حضرات سے شرکت کی درخواست ہے...... کنوینر جلسہ

روزنامہ ہندوستان، ۶؍جولائی ۲۰۰۲ ☆ مطابق ۲۵؍ربیع الآخر ۱۴۲۳ھ،

اعلیٰ حضرت پر طلبا کو پی ایچ ڈی کرائی جائے۔ جمخانہ والا
اعلیٰ حضرت کے مشن کو عوام میں صحیح ڈھنگ سے پیش کیا جائے: سراج ملت
انجمن اسلام میں اعلیٰ حضرت میموریل لیکچر کے قیام اعلان

ممبئی: اعلیٰ حضرت نے دین کی بہت خدمت کی ہے، وہ عشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں ڈوبے ایک سچے عاشق رسول تھے۔ انجمن اسلام کو آج موقع ملا ہے، کہ اس عاشق رسول کی نایاب کتابیں انجمن خود خرید ے۔ ان پر تحقیقی کام نہیں ہوا ہے، اس لیے ہم چاہتے ہیں کہ تحقیق ہو اور ان کی تعلیمی خدمات کو اغیار میں پھیلا دیا جائے، تا کہ ان میں پھیلی غلط فہمی کو دور کیا جا سکے۔ انجمن اسلام اکبر پیر بھائی ہال میں انجمن برکات رضا ممبئی کی جانب سے اعلیٰ حضرت عظیم البرکت مجدد دین وملت فاضل بریلوی کی نایاب کتابوں کو انجمن اسلام انسٹی ٹیوٹ کو عطیہ دینے کے لیے منعقدہ ایک شاندار علمی جلسے میں اپنے صدارتی خطبے میں صدر انجمن اسلام اسحاق جمخانہ والا نے ان خیالات کا اظہار کیا، اور کہا کہ بی اے اور ایم اے کے طلبا کو ان پر پی ایچ ڈی کرائی جائے۔ آج جب پوری دنیا اسلام کے خلاف صف آرا ہے۔ ایسے حالات میں ہمارے لیے ضروری ہے کہ ہم سب اپنے علماء کی تعلیمات کو سامنے لا کر اس سے استفادہ کریں۔ بڑا افسوس ہے کہ ان کے متعلق غلط باتیں پھیلائی گئی ہیں۔ آخر میں انہوں نے انجمن اسلام اعلیٰ حضرت میموریل لیکچر کے قیام کا اعلان بھی کیا۔

اس جلسے کا افتتاح سید جیلانی میاں کی تلاوت کلام پاک سے ہوا۔ اس کے بعد سید ہاشمی میاں نے اعلیٰ حضرت کی نعت شریف پیش کی۔ مہمانان کا استقبال جلسے کے کنویز سید ارشاد الحسن اور محمد نوشاد قریشی نے کیا۔ جب کے نظامت کے فرائض مولانا فخر عالم نے انجام دئے۔ مفتی اشرف رضا نے اپنی تقریر میں کہا کہ اعلیٰ حضرت کی خدمات اور علمی فیض بے انتہا ہیں۔ سید سراج اظہر قادری اور انجمن برکات رضا کیجانب سے انجمن اسلام اردو ریسرچ انسٹی ٹیوٹ کو بیسویں صدی کی عظیم ترین شخصیت اعلیٰ حضرت کی نایاب کتابوں کا عطیہ ایک خزانے سے کم نہیں۔ انجمن اسلام اردو ریسرچ انسٹی ٹیوٹ کے ڈائریکٹر ڈاکٹر آدم شیخ نے کہا کے انسٹی ٹیوٹ کے لائبریری میں ایک نیا گوشہ قائم کیا ہے، انسٹی ٹیوٹ کو ۶ رسال ہو چکے ہیں۔ اردو،

فارسی، عربی اور اسلامیات پر پی ایچ ڈی کرنے کی گنجائش ہے۔اس گوشہ کے وجود میں آنے سے سرگرمیاں بڑھیں گی، اور پی ایچ ڈی کے خواہشمند طلباء اس سے استفادہ کر سکتے ہیں۔ انہوں نے مزید کہا کے مولانا موصوف سے متعلق کتابوں کے اس گوشہ میں سال بہ سال اضافہ ہوتا رہے گا۔مولانا وارث جمال قادری نے کہا کہ اعلیٰ حضرت کی زندگی پر اب تک ۲۵/ ہزار صفحات لکھے جا چکے ہیں۔ان سے استفادہ کرنے کی ضرورت ہے۔اشتیاق احمد خاں نے کہا کہ مسلم تعلیم یافتہ نوجوانوں کو یوروپ کے شعراء، ادیب کے متعلق معلومات ہے، مگر وہ اعلیٰ حضرت کو نہیں جانتے ہیں۔ کیوں کہ لائبریوں میں اعلیٰ حضرت کی کتابیں نہیں ہیں۔ یہاں تک کہ عوامی ادارے اور گاندھی ریسرچ سینٹر میں بھی نہیں ہیں۔اعلیٰ حضرت ایک عالم ہی نہیں بلکہ اسکالر اور رائٹر بھی تھے۔

اس جلسے میں خصوصی طور پر مولانا عبد الرزاق جبلپوری، علامہ محمود عالم رشیدی، مولانا خلیل الرحمٰن نوری، ابراہیم طائی، یوسف پنجابی (میونسپل کونسلر)، نبی اختر قریشی وغیرہ نے شرکت کی۔ جلسے کو کامیاب بنانے میں عبد اللطیف رضوی، محمود امتیاز، محمد اسلام، محمد حنیف، وغیرہ نے اہم کردار ادا کیا۔(روزنامہ ہندوستان، مسلم ٹائمز ممبئی و دیگر اخبارات)

☆☆☆☆☆

حضرت سراجِ ملت اور امامت و خطابت:

والد ماجد حضرت سراج ملت عروس البلاد ممبئی کی مرکزی مسجد یعنی رضا جامع مسجد پھول گلی ممبئی ۳ میں تقریباً نصف صدی تک امامت و خطابت کے فرائض انجام دئے۔حضرت سراج ملت کے والد ماجد علیہ الرحمہ کی طبیعت جب سخت علیل ہوئی، تو آپ نے مذکورہ مسجد کے ذمہ داروں کے نام ایک خط تحریر فرمایا۔جس میں اپنے صاحبزادے (حضرت سراج ملت)' کو مستقل طور پر امامت و خطابت کے لئے بحال کرنے کی درخواست کی۔خط پر سرکار مفتی اعظم کے بھی تائیدی جملے اور دستخط تحریر ہیں۔وہ خط من وعن قارئین کی نظر ہے:

۹۲/۸۶/۷

ذو المجد والکرم جناب مولانا محمد سالم صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ مزاج اقدس؟

بذریعہ تحریر ہذا ملتمس خدمت ہوں کہ میں بوجہ امراض چشم وضعف بصارت اپنے فرائض امامت وخطابت کی انجام دہی سے مجبور ہو گیا ہوں۔ بایں سبب سات مہینوں سے مسلسل میرے فرزند حافظ سید سراج اظہر رضوی قادری سلمہٗ الباری امامت وخطابت کے فرائض کو بحمد اللہ بحسن وخوبی انجام دے رہے ہیں۔ اس لئے میں چاہتا ہوں کہ میری جگہ میرے فرزند حافظ سید سراج اظہر رضوی قادری کو مہربانی فرما کر مستقل طور پر مقرر کر دیا جائے۔

فقط والسلام۔

سید ابوالہاشم بہاری عفی عنہ

۳/ رجمادی الاولیٰ ۱۳۹۱ھ/مطابق ۲۷ جون ۱۹۷۱ء

نوٹ: میرے کم وبیش چالیس ۴۰/ سالہ خدمات کو پیش نظر رکھ کر میری اس درخواست پر غور وفکر کیجئے۔

سید ابوالہاشم عفی عنہ

حضور مفتی اعظم رضی اللہ عنہ تحریر فرماتے ہیں:

۸۶۷/: جب امام کے صاحبزادے ان کی جگہ امامت کر رہے ہیں، امام انہیں اپنی جگہ رکھ لینے کے لئے کہتے ہیں، اگر صاحبزادے امامت کے اہل ہیں، تو امام کی درخواست قبول کر لینا ہی چاہیئے۔ (فقیر مصطفیٰ رضا)

ذمہ دران مسجد کو تو حضرت سید ابوالہاشم علیہ الرحمہ کی درخواست قبول کرنا تھی ہی لیکن سرکار مفتی اعظم ہند کی ان کے حق میں تائید وسفارش نے مزید مضبوطی عطا کر دی۔ اس طرح سے حضرت سراج ملت علیہ الرحمہ ۲۰۱۸ء تک امامت فرماتے رہے۔

☆☆☆

تلاوت قرآن:

آپ بہترین حافظ اور اچھے قاری بھی تھے۔ صبح کی نماز میں جس انداز سے قرأت فرمایا کرتے تھے، وہ سننے سے تعلق رکھتا تھا۔ ایک ایمانی حرارت محسوس ہوتی تھی۔ ان کی آواز

دل کی آواز ہوتی تھی۔طبیعت اگر ناساز رہتی تو شفایابی کی نیت سے نماز پڑھاتے اور بڑی زندہ دلی کے ساتھ قرأت فرماتے۔فجر میں لوگ شہر کے دور دراز علاقوں سے قرأت قرآن کریم سننے آیا کرتے تھے۔انداز بالکل دادا جان جیسا۔اک عالمانہ شان جھلکتی۔جب آپ نماز کی امامت کے لئے مسجد کے حرم شریف میں تشریف لاتے،سارے مصلی حضرات تعظیماً کھڑے ہوجایا کرتے تھے۔پانچ وقت کی نماز پابندی سے زندگی بھر آپ نے پڑھائی،چاہے جیسا موسم ہو۔ڈیوٹی سمجھ کر آپ نے کوئی کام کبھی بھی انجام نہیں دیا۔

☆☆☆

خطبۂ جمعہ:

مسجد کی حیثیت خانقاہ کی بھی اور درسگاہ کی بھی ہے۔مسجد نبوی شریف اسلام کی پہلی خانقاہ،درسگاہ،تربیت گاہ اور پارلیمنٹ تھی۔مسجد نبوی شریف کی اولین تربیت یافتہ جماعت اصحاب مصطفیٰ جان رحمت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے نام سے موسوم ہے۔یہ جماعت ایسی ہے کہ اس سے بہتر جماعت سورج کی روشنی نے اب تک نہیں دیکھی ہے،اور نہ ہی قیامت تک دیکھ سکے گی۔اسلام میں مسجد کو ہر زمانہ میں کلیدی حیثیت حاصل رہی ہے۔حضرت سراج ملت نے بھی مسجد کو انسانی تربیت کا سب سے موثر ذریعہ بنایا۔وہ ہر اعتبار سے با اختیار تھے،ان کی تقریر وخطابت سے مستفیض ہونے کی غرض سے لوگ دور دراز سے سفر کر کے آتے۔ان کی ہر تقریر موثر ہوتی۔وہ جس عنوان پر خطاب فرماتے موضوع کا حق ادا کر دیتے۔ان کی شعلہ بیانی شہرت رکھتی ہے۔وہ گھنٹوں بے تکان بولتے رہتے۔ان کی زبان میں بھی بڑی سلاست تھی۔ان کا مطالعہ بھی وسیع وگہرا تھا۔ان کے خطابات اکثر کثیر الاشاعت اخبارات کی زینت بنتے۔ان کے اکثر وبیشتر خطابات کی اخباری فائلیں اس فقیر قادری ہاشمی رضوی کے پاس محفوظ ہیں۔اگر ان فائلوں سے ان کی تقاریر کا گلدستہ تیار کیا جائے تو کئی جلدوں میں پھیل سکتا ہے۔اگر حالات نے وفا کیا،تو ان شاءاللہ تعالیٰ جلد ہی یہ کام منظر عام پر آئے گا۔ان شاءاللہ

☆☆☆

حق گوئی و بے باکی:

حق گوئی و بے باکی والد ماجد حضرت سراج ملت کی امتیازی شان تھی۔اس بارے میں آپ نے زندگی بھر کسی کی رعایت نہیں کی۔کیسا بھی مسئلہ ہو،مائک کا ہو یا چین والی گھڑی کا،یا دوسرے مفسدات۔آپ نے ہمیشہ بغیر کسی کی رورعایت کے ایسے لوگوں کا اور ایسی تحریکوں کا جم کر رد کیا جو نام تو اعلیٰ حضرت کا اور مسلک اعلیٰ حضرت کا لیتی ہیں،لیکن ان کا طریقہ کار اعلیٰ حضرت و مسلک اعلیٰ حضرت سے بالکل الگ و متصادم تھا۔وہابی ہو یا رافضی، یا کوئی بھی منگل نما پیر۔غیر شرعی جھولا چھاپ باباؤں کا بھی آپ نے کھل کر اور جم کر رد کیا،اور الحمدللہ آپ کے رد کا اثر بھی ہوا،اور ہزاروں مسلمانوں کو ہدایت ملی اور آج بھی آپ کے بیانات سے تبلیغ دین کا کام ہو رہا ہے۔آپ اپنے بیان میں اکثر یہ فرمایا کرتے تھے کہ

"اعلیٰ حضرت یا مسلک اعلیٰ حضرت کے خلاف کوئی زبان کھولے گا تو سراج اظہر اس کی زبان کھینچ لے گا"۔۔۔

اور فرماتے تھے کہ

"شریعت کی خلاف ورزی ہو اور سراج اظہر خاموش رہے،غوث اعظم کا کتا خاموش رہے؟اعلیٰ حضرت و مفتی اعظم کا یہ غلام خاموش رہے؟یہ ہو ہی نہی سکتا،سارے مولوی گونگے ہوتے ہوں تو ہو جائیں،سراج اظہر کبھی خاموش نہیں رہے گا"۔

☆☆☆

حضرت سراج ملت کا تصلب فی الدین:

تصلب فی الدین حضرت سراج ملت کا ایسا وصف ہے،جس کی گواہی بعد وصال بھی اپنے اور غیر سب دیتے ہیں۔اہل حق اعتراف کرتے ہیں کہ سراج ملت اس مرد مجاہد کا نام ہے **"جس نے زندگی بھر کسی بھی معاملے میں کسی بد مذہب سے کوئی سودا نہیں کیا"**۔دھمکی بھرے انہیں فون بھی آتے تھے،گالیاں بھی دی جاتی تھیں،لیکن کبھی ٹینشن تو بہت دور،ماتھے پر شکن تک نہیں آتا تھا۔وہ اپنا ہر کیس سرکار غوث اعظم اور مفتی اعظم کے حوالے فرما دیتے۔آپ جہاں بھی جاتے اپنی شناخت کے ساتھ جاتے،اپنی پہچان کے ساتھ بیان فرماتے،اگر

جلسے میں کوئی کہہ دیتا کہ حضرت یہاں کا ماحول ایسا ہے، یہاں کا ماحول ویسا ہے، آپ رد نہیں کیجئے گا۔ تو جواب میں فرماتے کہ "**اب سراج اظہر پر لازم ہو گیا ہے کہ ان خبیثوں کا رد کرے**"۔ اس حوالے سے آپ کسی کو قطعی خاطر میں نہیں لاتے۔ آپ کی خلوت اور جلوت میں فاصلہ نہیں تھا۔

☆☆☆☆☆

حضرت سراج ملت اور فروغ مسلک اعلیٰ حضرت:

اہل سنت و جماعت یعنی مسلک اعلیٰ حضرت کا فروغ حضرت سراج ملت کی زندگی کا ایک اہم حصہ ہے۔ حضرت سراج ملت کی حیات مختلف دینی، ملی اور علمی خانوں میں بٹی ہوئی تھی، مگر حیات کا جو گوشہ سب سے نمایاں تھا، وہ ان کی رضا نوازی تھی۔ فکر اعلیٰ حضرت سے الفت و محبت تو وراثت میں ملی تھی، مسلک اعلیٰ حضرت کے حوالے سے آپ کی خدمات کا دائرہ بڑی وسعت رکھتا ہے۔ آپ اکثر فرماتے کہ

"اعلیٰ حضرت ہماری دینی اور معاشی ضرورت کا نام ہے، ہم جو ان کا نام لیتے ہیں وہ اپنے ایمان و عقیدے کے تحفظ کے لئے لیتے ہیں، جب ایمان سلامت رہے گا تو معاش بھی سلامتی والا ہی نصیب ہوگا۔"

آپ کی ہر محفل مسلک اعلیٰ حضرت کے نعروں سے گونجتی رہتی تھی، وہ مسلک اعلیٰ حضرت کو صرف نعروں کی حد تک نہیں برتتے تھے، بلکہ وہ مسلک اعلیٰ حضرت میں عشق مصطفیٰ جان رحمت کی تپش محسوس کرتے تھے۔ وہ مسلک اعلیٰ حضرت میں اسلام کا آئینی چہرہ دیکھتے تھے، وہ مسلک اعلیٰ حضرت میں محبوبان خدا کی محبت دیکھتے تھے۔ ان کے حجرے کی دیواروں سے بھی مسلک اعلیٰ حضرت کی خوشبو پھوٹتی تھی، مسلک اعلیٰ حضرت ان کی حیات کا کتابی موضوع ہے۔ اسے چند سطروں میں سمیٹا نہیں جا سکتا۔ مسلک اعلیٰ حضرت سے جسے اتفاق نہیں ہوتا، اس شخص سے ان کا کوئی رشتہ نہیں ہوتا۔ ان کی ہر تحریر، ہر تقریر اور تحریک کا ابتدائیہ بھی مسلک اعلیٰ حضرت اور اختتامیہ بھی مسلک اعلیٰ حضرت ہوتا۔ وہ آج ہم میں نہیں ہیں، مگر مسلک اعلیٰ حضرت کی بے لوث خدمات انہیں ہمیشہ زندہ رکھے گی۔ وہ مسلک اعلیٰ حضرت کو

اس شعر کے آئینہ میں دیکھا کرتے تھے:

جان ہے عشق مصطفیٰ روز فزوں کرے خدا جس کو ہو درد کا مزہ ناز دوا اٹھائے کیوں

☆☆☆☆☆

معمولات شب وروز:

حضرت سراج ملت کا ہمیشہ کا معمول یہ تھا کہ صبح سویرے اٹھ کر ضروریات سے فارغ ہوتے اور وضو کر کے فوراً مسجد کے لیے روانہ ہو جاتے۔ فجر کی سنت مسجد ہی میں ادا فرماتے اور پھر امامت کے فرائض انجام دیتے۔

دعا اور صلوٰۃ وسلام اور مصافحہ کے بعد مسجد میں بائیں طرف کونے میں آ کر بیٹھ جاتے۔ وہاں تلاوت قرآن شریف اور اوراد و وظائف و دیگر معمولات بجا لاتے۔ احباب و متعلقین بھی حلقہ بنائے بیٹھے رہتے۔ معمولات سے فارغ ہو کر وہیں کچھ ناشتہ کرتے، اس کے بعد میٹرو میں واقع مشہور درگاہ قطب ممبئی حضرت سرکار حاجی سلطان سید بہاء الدین ولد جمال الدین شاہ اصفہانی رضی اللہ تعالی عنہما کی بارگاہ میں حاضری دیتے اور ہر جمعہ کو سرکار سیدنا مخدوم علی ماہمی رضی اللہ عنہ میں حاضری دیتے۔ اس کے بعد حجرے میں تشریف لاتے اور کچھ آرام کے بعد لوگوں سے ملاقاتیں کرتے اور پھر تعویذ نویسی میں لگ جاتے۔ یہ سلسلہ ظہر تک چلتا۔ ظہر کی نماز کی امامت فرماتے، پھر تعویذ لکھنے میں مشغول ہو جاتے، ساڑے تین بجے گھر تشریف لاتے، اور دیر ہو جاتی تو حجرے ہی میں کھانا منگوا لیتے۔ تناول فرماتے اور پھر قیلولہ۔ پھر عصر سے کچھ دیر پہلے بیدار ہوتے اور عصر کی سنت حجرے میں ہی ادا فرماتے اور پھر فرض کی امامت کے لیے نیچے تشریف لاتے۔ اگر گھر میں ہوتے تو گھر سے تشریف لے آتے، عصر کی نماز پڑھ کے اسی جگہ بیٹھ جاتے جہاں فجر کی نماز کے بعد بیٹھا کرتے، اور پھر قرآن پاک کی تلاوت اور دیگر معمولات بجا لاتے۔ مغرب کی اذان ہوتی۔ نماز پڑھ کر پھر حجرے میں چلے جاتے اور لوگوں سے ملاقات کا سلسلہ شروع ہو جاتا، جس میں تعویذ لینے والوں کی تعداد زیادہ ہوتی۔ عشا کی امامت فرماتے اس کے بعد پھر حجرے میں بیٹھ جاتے لوگوں سے ملاقاتوں کا سلسلہ شروع رہتا۔ رات گیارہ سے گیارہ دس کے درمیان گھر روانہ

ہوجاتے ۔ وہاں سارے گھر والوں کے ساتھ ملکر عشائیہ تناول فرماتے ، اور پھر جو دعائیں احادیث میں وارد ہوئی ہیں پڑھ کر ذکر خفی کرتے ہوئے سوجاتے۔ جب آنکھ ایسے وقت کھلتی کہ تہجد پڑھنے کے بعد جاگتے رہیں اور فجر کی نماز باجماعت پڑھ سکیں تو تہجد پڑھ لیتے اور صبح تک ذکر میں مشغول رہتے ۔کبھی عصر کے بعد اور کبھی مغرب اور عشاء کے درمیان روزانہ کی ڈاک کا جواب لکھا کرتے ۔

☆☆☆☆☆

محبوب مشاغل:

والد ماجد حضرت سراج ملت کو دینی روایات سے ہمیشہ بڑی محبت رہی، ان کے اکثر اوقات ذکرواذکار میں صرف ہوتے ۔ان کے محبوب مشاغل میں فروغ فکر اعلیٰ حضرت کو کلیدی حیثیت حاصل ہے، وہ اپنے ہر عمل کو فکر اعلیٰ حضرت کی روشنی میں تولتے ۔قرآن حکیم کی پابندی سے تلاوت کرتے ۔اکثر حفاظ معریٰ قرآن حکیم ہی کی تلاوت کو اہمیت دیتے ہیں ،مگر والد ماجد حضرت سراج ملت معریٰ قرآن حکیم کی تلاوت کے ساتھ ساتھ کنز الایمان کی خاص کر تلاوت فرماتے اور ترجمہ وتفسیر میں وقت زیادہ دیتے ۔صبح کی نماز سے فارغ ہوکر وہ خلوت میں بیٹھ جاتے ،اور قرآن حکیم کی تلاوت اور آیات پہ گھنٹوں غور وفکر کرتے رہتے ، یہی وجہ ہے کہ وہ اپنے ہر خطاب میں قرآنی آیات کا اکثر برمحل استعمال کرتے اور آیات کی مختصر مگر جامع تفسیر بیان فرماتے ۔قلبی اضطراب کی تسکین کے لیے نعت مصطفیٰ جان رحمت صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کی محفل سجاتے اور مداحان مصطفیٰ جان رحمت صلی اللہ تعالی علیہ وسلم سے اعلیٰ حضرت عظیم البرکت کا نعتیہ وحمد یہ کلام سنانے کی فرمائش کرتے ۔ وہ فرماتے کہ **اعلیٰ حضرت کا نعتیہ دیوان ،، حدائق بخشش ،، عجم کا قصدۂ بردہ ہے** ۔انہیں محبوبان الٰہی کے تذکرے بھی بہت پسند تھے ۔رضا جامع مسجد میں اکثر وہ محبوبان الٰہی کے محافل آراستہ کرتے اور اسلاف کی روشن خدمات کو اجاگر کرتے ۔انکی ذات اسلاف شناسی کی تحریک تھی ، وہ اکثر فرماتے کہ "**جو لوگ محبوبان الٰہی کے ذکرواذکار میں وقت صرف کرتے ہیں انہیں دارین میں عافیت نصیب ہوگی۔رب کی رحمت اپنے محبوبوں کے عشاق کو بھی نظر انداز نہیں کرتی**" ۔ انہیں بارگاہ

رسالت کی حاضری سب سے زیادہ محبوب تھی۔ جب بھی کوئی زائر مدینہ منورہ ان سے ملنے کے لے حاضر ہوتا تو ان کے حرارت عشق میں شدت آجاتی اور کبھی کبھی دل کے بخارات آنسوؤں میں تبدیل ہوجاتے، اور جانے والے کو یہ تاکید لازمی کرتے کہ مبارک سفر پر جارہے ہو، وہاں جانا تو نجدی امام کی اقتدا ہرگز ہرگز نہیں کرنا۔

والد ماجد حضور سراج ملت نے کبھی بھی نجدی امام کی اقتدا نہیں کی، آج کے صلح کلی مولوی اور سیٹھیوں کو خوش کرنے والے مولوی نجدیوں کی اقتدا کرلیتے ہیں اور بعد میں ان سے پوچھا جائے تو کہتے ہیں ہم نے نماز تھوڑی پڑھی ہے! ہم نے تو صرف اٹھک بیٹھک کی ہے، معاذ اللہ۔ تعلیم، تعمیر، اور مذہبی رنگ و آہنگ میں ذہن وفکر کی تزئین انہیں سب سے زیادہ محبوب تھی۔

☆☆☆☆☆

مظلوموں کی دستگیری:

حضرت علامہ مفتی محمد ارشاد احمد ساحلؔ شہسرامی (علیگ) حضرت سراجِ ملت علیہ الرحمہ کے بارے میں تحریر فرماتے ہیں کہ:

حضرت سراج ملت مظلوموں کا حوصلہ اور کمزوروں کی توانائی تھے۔ بہت سے افراد آپ کے آسرے پر زندگی کے نشیب وفراز طے کیا کرتے تھے۔ فسادات کے موقع سے آپ کا یہ وصف کھل کر سامنے آتا۔ آپ ہر ایک کو سر اٹھا کر اور حالات سے آنکھیں ملا کر جینے کا سلیقہ دیا کرتے تھے۔ جنوبی ہندستان میں بعض شر پسند عناصر کے ذریعے بیرونی ائمہ کرام اور علما کو پریشان کیا جارہا تھا۔ آپ کو اطلاع ہوئی آپ نے ان شر پسندوں کی گوشمالی کا واجبی سامان کردیا اور اپنی نگرانی میں ائمہ اور علما کی خاصی تعداد کو ان علاقوں میں باعزت طریقے سے سیٹ کردیا۔ آپ کی پشت پناہی کی وجہ سے شر پسندوں کے حوصلے ٹوٹ گئے اور انہیں غریب الدیار ائمہ اور علما کو ستانے کی ہمت نہ ہوئی۔ خود ممبئی اور مضافات کے ائمہ اور علما کا بیان ہے کہ غیروں کی جانب سے جب بھی کسی شر انگیزی کا امکان ہوتا تو ہماری نگاہیں سراج ملت کی حامی و پشت پناہ ذات گرامی کی جانب اٹھتی تھیں۔ اب ہمیں کس کا آسرا ہوگا کہ وہ

ہماری پشت پناہی کرے، ہمارا توزوردل جاتا رہا۔

ممبئی، احمد آباد، شولا پور، بابری مسجد کی شہادت کے وقت اور گودھرا قضیہ کے موقع سے برپا ہونے والے مسلم فسادات میں سراج ملت نے مردانہ وار مظلوموں کی اشک شوئی کی، زخمیوں کی عیادت کی، مارے جانے والے افراد خانہ کی تعزیت کی اور انہیں دلاسہ دیا، جیل کی سلاخوں کے پیچھے دھکیلے جانے والے بے قصور مسلم نوجوانوں کی رہائی کی تدبیریں کیں، اسکی تفصیلات اس وقت کے اخبارات کی رپورٹوں سے حاصل کی جاسکتی ہیں۔اردو ہفت روزہ ''دی انڈین مسلم ٹائمز''، ممبئی ۲۲/اکتوبر تا ۲/نومبر ۲۰۰۲ء کی ایک اشاعت میں شولا پور فسادات کی رپورٹ میں نے خود دیکھی، جس میں سنی ریلیف کے وفد میں سراج ملت ممتاز طریقے سے زخمیوں کی عیادت کرتے ہوئے دیکھے جاسکتے ہیں۔ابھی چند سال پہلے بہار اور بنگال میں بہت بھیانک سیلاب آیا، جس میں نہ جانے کتنی بستیاں تباہ ہوگئیں، حکومت بہار کے ساتھ مرکز نے سوتیلا سلوک کیا کہ صرف ۵۰۰ کروڑ کی امداد کی، جبکہ یہی حکومت ہری دوار کے بھیانک سیلاب زدگان کو ایک لاکھ کروڑ کی امداد فراہم کر چکی تھی۔مختلف تنظیموں نے بہار سیلاب زدگان کی مدد کی اور ریلیف لے کر پہنچے۔حضرت سراج ملت نے بھی انجمن برکات رضا و دارالعلوم فیضان مفتی اعظم کے بینر تلے ہزاروں ملبوسات، استعمال میں آنے والی اشیاء اور آٹھ لاکھ کی امدادی رقم مستحقین میں تقسیم کرائی۔(معارفِ سراجِ ملت)

☆☆☆☆☆

ہمدردی وغمگساری:

سراج ملت کے مزاج میں ایک قسم کا شاہانہ پن تھا۔آپ کا گھریلو نام ''راجہ'' تھا۔ اس کا اثر پوری آپ کی زندگی کے صفحات میں نمایاں رہا۔ایک سلطان اپنی رعایا پر کس طرح شفیق ومہربان اور اس کے معاملات سے ہمدردانہ اور غمگسارانہ دلچسپی رکھتا ہے۔اسی طرح سراج ملت بھی اپنے محبین و منتسبین سے خصوصاً اور عوام اہل سنت سے عموماً ہمدردی کے جذبات رکھتے تھے۔آپ نے کثیر مدارس ومساجد کی تعمیر میں اپنا تعاون پیش کیا۔حضرات علمائے کرام اور طالبان علوم نبویہ تو آپ کے خاص حصار کرم میں رہے۔میں (مفتی ساحل

شہسرامی) ذاتی طور سے کئی علمائے کرام کو جانتا ہوں جن کے دینی ادارے یا مسجد کی تعمیرات و ترقی میں حضرت نے اپنا دست کرم دراز کیا۔ کئی علمائے کرام کی ذاتی ناگہانی یا اشد ضرورت کے موقع سے حضرت نے دستگیری کی۔ نہ جانے کتنی غریب بچیوں کی شادی میں آپ نے اپنا گرانقدر تعاون پیش کیا۔ تخصص فی الفقہ کے ایک طالب علم کے مالی تعاون کے لئے جس کے والد کا سایہ انہیں دنوں اٹھ گیا تھا، میں نے حضرت سے عرض کیا تو حضرت نے بے تکلف اس کے تعاون پر آمادگی ظاہر کی اور ایک خطیر رقم عطا کی۔ جسے میں نے اس طالب علم کے بینک اکاؤنٹ میں ٹرانسفر کر دیا۔ حضرت کی ڈائری اور روز ناچوں میں بھی اس قسم کے تعاون کا ریکارڈ دیکھنے کو ملا۔ غرض حضرت سراج ملت کی ذات گرامی انسانی ہمدردی اور ملی غمگساری کا پیکر جمیل تھی جس سے کثیر افراد نے استفادہ کیا اور یہ ایک ایمانی وصف ہے۔ حدیث پاک میں ہے: ''الدین النصیحة'' دین سراسر خیر خواہی کا نام ہے۔ **اسی دینی خیر خواہی کا آئینہ تھی سراج ملت کی ذات گرامی۔** ۔۔۔۔ (معارفِ سراجِ ملت)

☆☆☆☆☆

اکرام انسانیت:

حدیث پاک میں ہے: **اَنْزِلُوا النَّاسَ مَنَازِلَھُمْ.** لوگوں سے ان کے معیار کے اعتبار سے سلوک کرو۔ حضرت سراج ملت کا طرز سلوک اس حدیث پاک کا فیض یافتہ تھا۔ میں نے آپ کی زندگی کے چند اخیر سال پائے۔ حاضری بھی گاہے بگاہے ہوتی۔ حیات مستعار کے ان چند دنوں میں بھی میں نے حضرت کے نشست گاہ میں اکابر کو تشریف لاتے اور اصاغر و عوام کو حاضر ہوتے دیکھا۔ حضرت سراج ملت نے ہر ایک کے ساتھ اس کے معیار سے گفتگو فرماتے، مراسم برتتے تھے۔ ایک مرتبہ میں حاضر تھا کہ حضرت مولانا مفتی بلال احمد رضوی علیہ الرحمہ تشریف لائے، جو سرکار مفتی اعظم کے مرید و خلیفہ اور اکابر علما میں تھے۔ حضرت سراج ملت سروقد کھڑے ہو کر ان کا استقبال کیا اور شایانِ شان مدارات فرمائی۔ میں نے حضرت سراج ملت کو عوام سے زیادہ بے تکلف ہوتے نہ دیکھا اور یہی قرین مصلحت ہے کہ علما اور رہبرانِ دین عوام سے زیادہ بے تکلف نہ ہوں، ورنہ وقار جاتا رہتا ہے۔ علمائے کرام

سے عموماً دینی اور ملی باتیں ہوتیں۔ مجھ پر بہت شفیق ومہربان تھے۔ ہمیشہ ''مفتی صاحب'' سے خطاب فرماتے، حالات دریافت فرماتے۔ مغرب کے بعد حضرت کے لئے گھر سے ناشتہ آتا، میں حاضر ہوتا تو مجھے خصوصی حصہ عطا ہوتا اور دیگر حاضرین بھی فیض یاب ہوتے۔۔

(مفتی ارشاد ساحلؔ، معارفِ سراجِ ملت)

☆☆☆☆☆

دوراندیشی:

مفتی ارشاد احمد رضوی ساحل شہسرامی (علیگ) لکھتے ہیں کہ: میں نے حضرت کے اخیر ایام حیات دیکھے لیکن جتنا دیکھا اور سنا، اس سے حضرت کی دوراندیشی، مردم شناسی اور قوتِ فیصلہ کا قائل ہونا پڑا۔ دارالعلوم فیضان مفتی اعظم کا قیام، سلسلے کا پھیلاؤ، مختلف دینی تحاریک میں نمایاں نمائندگی، ممبئی کی دینی فضامیں مستقل ٹھہراؤ آپ کی مدبرانہ بصیرت اور دوراندیشی کے واضح نقوش ہیں۔ محمد علی روڈ کے اور برتج کو آپ نے اپنی کوششوں سے حضرت مثنیٰ میاں کی سرپرستی میں قطب کوکن مخدوم علی فقیہ ماہمی قدس سرہٗ کے نام سے منسوب کرایا۔ یہ انتخاب اتنا بہتر اور عمدہ تھا کہ اس کا اعتراف اس کے افتتاح کے وقت سیاسی لیڈروں نے بھی کیا اور کہا اس نام پاک سے اس برتج کے انتساب کو سب نے خوش دلی سے بغیر کسی اختلاف کے قبول کیا۔ یہ سراج ملت کی مدبرانہ مساعی جمیلہ کا جہاں ثمرہ ہے، وہیں آپ کی حضرت مخدوم سے والہانہ وابستگی اور بے پناہ عقیدت کا بھی غماز ہے۔ بیان کرتے ہیں کہ جب توانائی جسم وجاں سلامت تھی تو ہر فجر کی نماز کے بعد سیدنا حضرت سید شاہ بہاء الدین قادری اصفہانی قدس سرہ کی بارگاہ میں حاضری اور ہر جمعرات کو حضرت مخدوم علی ماہمی قدس سرہ کی بارگاہ میں حاضری آپ کا معمول تھا۔ ابھی وصال سے چند دن پہلے بھی آپ نے حضرت مخدوم علی ماہمی قدس سرہ کی بارگاہ میں حاضری کا شرف حاصل کیا تھا۔

حضرت سراج ملت کو کتابوں کی فراہمی، مطالعہ اور اشاعت سے خصوصی دلچسپی تھی۔ آپ کے وصال کے بعد جب میں نے آپ کے ذخیرۂ کتب کا جائزہ لیا تو اکابر اہل سنت کی قدیم مطبوعات کا ذخیرہ بھی نظر آیا۔ آپ نے انجمن برکات رضا و دارالعلوم فیضان مفتی اعظم

کے پلیٹ فارم سے کثیر اور ضخیم کتابیں شائع کیں۔ان مطبوعات کی تعداد سو تک پہنچتی ہے سراج رضا کی عنوان سے مجلّہ بھی شائع ہوا،کبھی سہ ماہی کی صورت میں اور کبھی خصوصی شمارہ اور دینی کتاب سلسلہ کی صورت میں لیکن آپ نے مجلّہ کی اشاعت کی جانب خصوصی توجہ نہیں فرمائی۔دینی رسائل وجرائد کے ساتھ جو اہل سنت کا سلوک ہے،اس کے تناظر میں یہ بے توجہی آپ کے تدبر اور ذہانت کا آئینہ ہے۔(معارفِ سراجِ ملت)

☆☆☆☆☆

شانِ سخا:

حضرت سراج ملت کا دست کرم ہمیشہ کشادہ دیکھا۔بڑے سے بڑے مخالف بھی آپ کے اس وصف جود وسخا کا اعتراف کرتا نظر آئے گا۔محتاجوں کی حاجت روائی، پریشان حالوں کی دستگیری،طلبہ کی کفالت ،دارالعلوم کے معاملات خورد ونوش کا عمدہ اور بہتر انتظام، مریضوں کی امداد آپ کی شان سخاوت کے مظہر ہیں۔

حدیث پاک میں ہے کہ مومن سخی ہوتا ہے،بخیل نہیں۔آپ اس حدیث کا چلتا پھرتا نمونہ تھے۔سخاعت ونظافت مزاج میں رچی بسی تھی عید میلا دالنبی وعید غوثیہ کے موقع سے آرائش وزیبائش کا انتظام بھی اعلیٰ پیمانے پر فرماتے۔لنگر اور نیاز میں جو چیزیں تقسیم ہوتیں،کہیں خانہ پری اور cutsee کا مزاج دیکھنے کو نہ ملتا۔حضرت سراج ملت کے دو شہزادگان سبحانی میاں اور نورانی میاں کے ولیمہ کی دعوت شرکاء کو یاد ہوگی۔وہ بھی آپ کے سخی نفیس مزاج کی آئینہ دار تھی۔سالانہ بہت سی دینی محفلیں منعقد ہوتیں۔ان میں مدعو خطبا اور شعرائے اسلام حضرت سراج ملت کی داد ودہش کی بہترین گواہی دیں گے۔

(معارفِ سراجِ ملت)

☆☆☆☆☆

دارالعلوم فیضان مفتی اعظم سے متعلق منصوبے:

حضرت سراج ملت کے عزائم بہت بلند تھے۔وہ اپنی قوم کو زندگی کے ہر شعبے میں متحرک وفعال دیکھنا پسند کرتے تھے۔وہ چاہتے تھے کہ قوم کا ہر بچہ زیور علم سے آراستہ ہو۔اس

مقصد کے حصول کی غرض سے انہوں نے درسگاہوں اور مساجد کی تعمیر پہ ہمیشہ خصوصی توجہ دی۔ وہ ممبئی کی سرزمین پر ایک بڑی دینی وعصری درسگاہ کا خواب اپنی آنکھوں میں سجائے ہوئے تھے۔ دارالعلوم فیضان مفتی اعظم کو ان کے خواب کا ابتدائی باب سمجھنا چاہیے۔اس ادارے میں انہوں نے قومی صلاح وفلاح کی غرض سے بہت سارے شعبے قائم کیے تھے۔ قومی اصلاح اور دنیا کے پیش نظر انہوں نے دارالافتاء اور دارالقضاء کی بنیاد رکھی۔ان دونوں شعبوں کو متحرک دیکھنے کے لئے باصلاحیت تجربہ کار اور دیندار فقہا کا انتخاب فرمایا۔اس حوالے سے فقہا ومفتیان کرام نے ان کا مخلصانہ تعاون نہیں کیا،جس کے سبب یہ دونوں شعبے متحرک رہے مگر موثّر نہ ہو سکے۔انہوں نے سنی تبلیغی جماعت کو بھی ہر جہت سے موثّر بنانے کی کوشش کی۔وہ ہر کام دینی جذبوں سے لبریز ہو کر کرنا چاہتے تھے،مگر رفقائے کاران کے جذبات کی احساس سے عاجز رہے۔نتیجہ کے طور پر ان کے خواب کو تعبیر کا مکمل پیرہن نہ مل سکا،پھر بھی ان کی جدوجہد جاری رہی۔انہوں نے حدود شریعت میں رہتے ہوئے بچیوں کی تعلیم وتربیت کا بھی منصوبہ بنا رکھا تھا،مگر ان کا یہ منصوبہ اعلیٰ شکل سے محروم رہا،ان کے عزائم اور منصوبوں کی فہرست فقیر قادری ہاشمی رضوی کے پیش نگاہ،اگر زندگی نے رفاقت کی تو انکے منصوبوں کو اعلیٰ شکل دینے کی بھرپور کوشش کی جاتی رہے گی،وہ علماء کو با اثر اور فارغ البال دیکھنا چاہتے تھے،اس حوالے سے وہ بہت سنجیدہ تھے۔لفظی اور زبانی تشہیر انہیں کبھی پسند نہ تھی،اپنے منصوبوں کی وہ صرف فائلیں نہیں بناتے تھے، بلکہ انہیں عمل پر کامل اعتماد تھا۔وہ اپنے مرشد حضور مفتی اعظم کے بھروسے بڑے سے بڑا کام کر دیتے تھے،اور آگے بھی ان کے مشن کا فروغ حضور مفتی اعظم رضی اللہ عنہ کے فیضان سے ان شاء اللہ ہوتا رہے گا۔

☆☆☆☆☆

سراج ملت کی تعمیری خدمات:

ان میں اکثر وہ مدارس یا ادارے ہیں،جنہیں حضرت سراج ملت نے قائم فرمایا اور تعمیر بھی کرایا،اور وہ ادارے یا مساجد جن کے تعمیری کام میں بڑا حصہ لیا۔

یہ فہرست مکمل نہیں، بلکہ وہ ہیں جن کی تفصیلات ہمیں مل سکی۔

☆ دارالعلوم امام احمد رضا، ماریشس، ساؤتھ افریقہ۔
☆ دارالعلوم فیضان مفتی اعظم، پھول گلی ممبئی۔
☆ دارالعلوم اہلسنّت قادریہ رضویہ مقبولیہ، مسجد و مدرسہ ہبلی، کاتور، کرناٹک۔
☆ حضور مفتی اعظم ہال، شیموگہ، کرناٹک۔
☆ ہادیہ رضویہ جامع مسجد، یادگیر، کرناٹک۔
☆ غریب نواز مسجد، یادگیر، کرناٹک۔
☆ غوثیہ مسجد، یادگیر، کرناٹک۔
☆ ثنا مسجد، یادگیر، کرناٹک۔
☆ رضا جامع مسجد، تمکور، کرناٹک۔
☆ مدرسہ سراجیہ نوریہ، تمکور، کرناٹک۔
☆ جامعہ خدیجۃ الکبریٰ للبنات، یادگیر، کرناٹک۔
☆ جامع مسجد، گنڈلور، کرناٹک۔
☆ رضا جامع مسجد، اماپور، تعلقہ سورپور، کرناٹک۔
☆ دارالعلوم غوثیہ رضویہ، ہمناباد، کرناٹک۔
☆ جامع مسجد، ہنماپور، تعلقہ دیودرگ، رائچور، کرناٹک۔
☆ رضا جامع مسجد، گلبرگہ شریف، کرناٹک۔
☆ حجرہ شریف کی تعمیر، آستانہ سرکار سید صوفی سرمست رضی اللہ عنہ، کرناٹک۔
☆ آستانہ عالیہ سرکار یعقوب شاہ بخاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ، یادگیر، کرناٹک۔
☆ مسجد خدیجہ، کاڈل، کرناٹک۔
☆ مسجد رضا، گوندینور، کرناٹک۔
☆ جامعہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ، مرادآباد۔ یوپی۔
☆ مسجد خدیجہ، کوکن۔
☆ دارالعلوم فیضان سراج ملت، بھاگلپور، بہار۔
☆ قبرستان کی چہار دیواری، بین، بہار۔

☆☆☆☆☆

حضرت کی سرپرستی میں چلنے والے ادارے:

☆ جامعہ گلشن رضا، بھاٹول، مغربی بنگال
☆ جامعہ رضویہ، پنجم، گوا۔
☆ دار العلوم گلشن تاج الشریعہ، بسوا کلیان، کرناٹک۔
☆ جامعہ فاطمۃ الزہراء، ردولہ، ہمایونپور، سیتامڑھی، بہار۔
☆ گلشن رضوی، رائچور، کرناٹک۔
☆ دار العلوم سراج ملت، بھاگلپور، بہار۔
☆ دار العلوم امام احمد رضا، رائے گنج
☆ سراج ملت اکیڈمی، بہار۔
☆ سراج ملت فاؤنڈیشن، ممبئی۔
☆ الجامعہ الرضویہ مغلپور پٹنہ، اس ادارے کے آپ برسوں ناظم اعلیٰ رہ چکے ہیں اور اپنی محنت سے اس ادارے کو کافی عروج بخشا اور تعلیمی معیار کو بلند سے بلند تر کیا۔ اسی طرح دار العلوم امام احمد رضا بائیکلہ ممبئی کے بھی آپ سربراہ اور ناظم اعلیٰ رہے علاوہ ازیں کئی مدارس میں خصوصی تعاون فرماتے۔

☆☆☆☆☆

حضور سراج ملت کی اشاعتی خدمات:

☆ کنز الایمان شریف (نشان اختر ایڈیشن)
اعلیٰ حضرت امام احمد رضا قادری قدس سرہٗ
☆ کنز الایمان انگریزی
اعلیٰ حضرت امام احمد رضا قادری قدس سرہٗ
☆ خلافت سیدنا صدیق وعلی رضی اللہ تعالیٰ عنہما
اعلیٰ حضرت امام احمد رضا قادری قدس سرہٗ
☆ پڑوسیوں کی دعوت اور فقیروں کی غمخواری
اعلیٰ حضرت امام احمد رضا قادری قدس سرہٗ

☆ فتاویٰ ممبئی
اعلیٰ حضرت امام احمد رضا قادری قدس سرہٗ
☆ جامع الرضوی المعروف صحیح البہاری
ملک العلما علامہ مفتی سید ظفر الدین فاضل بہاری
☆ تنور المصباح للقیام عند حی علی الفلاح
ملک العلما علامہ مفتی سید ظفر الدین فاضل بہاری
☆ بہار شریعت حصہ اول انگلش
صدر الشریعہ علامہ مفتی امجد علی اعظمی علیہ الرحمہ
☆ ارکان اسلام بہار شریعت کے پانچ حصے
صدر الشریعہ علامہ مفتی امجد علی اعظمی علیہ الرحمہ
☆ جہان ملک العلماء
مقالات کا مجموعہ
☆ فتاویٰ برکات مصطفیٰ۔۲/ایڈیشن
مفتی اشرف رضا قادری، مولانا سید محمد ہاشمی رضوی
☆ حیات ملک العلماء
ڈاکٹر مختار الدین آرزو
☆ حیات ظفر
تلمیذ رشید ملک العلما علامہ مفتی عزیز حسن بھاگلپوری
☆ حالات امام بخاری
حضرت مفتی محبوب رضا روشنؔ القادری
☆ سیدنا امام بخاری کے حالات اور صحیح بخاری شریف کے برکات
حضرت مفتی محبوب رضا روشنؔ القادری
☆ مقامات مفتی اعظم
حضرت مفتی محبوب رضا روشنؔ القادری
☆ سراج الاذکار ۲/ ایڈیشن
حضرت مفتی محبوب رضا روشنؔ القادری
☆ فتاویٰ عرفانی بر سماع مزامیر لا یعنی

حضرت مفتی محبوب رضا روشؔن القادری

☆ فتاویٰ نورانی ٹی وی اسٹار نعت خوانوں کی نعت خوانی

حضرت مفتی محبوب رضا روشؔن القادری

☆ شگفتہ پھول

حضرت مفتی محبوب رضا روشؔن القادری

☆ حضور مجاہد ملت کا گوشۂ حیات

مولانا سید اولادرسول قدسؔی

☆ مسلک اعلیٰ حضرت

ڈاکٹر اعجاز انجم لطیفی

☆ قادیانی فرقہ کیا ہے

رئیس القلم حضرت علامہ ارشد القادری

☆ بریلوی دور حاضر میں اہلسنّت کی پہچان

رئیس القلم حضرت علامہ ارشد القادری

☆ سراج بخشش ۔۲/ایڈیشن

مولانا سید محمد ہاشمی رضوی

☆ تحفظ مسلک اعلیٰ حضرت

مولانا سید محمد ہاشمی رضوی

☆ قہر الدیان علی منہاج الشیطان

مولانا ابو مصطفیٰ عاقب القادری

☆ خطرہ کی گھنٹی

مولانا ابوداؤد صادق قصوری

☆ متیاز اہلسنت یعنی مسلک اعلیٰ حضرت

مولانا رحمت اللہ صدیقی رضوی

☆ محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قرآن کی روشنی میں

پاسبان ملت علامہ مشتاق احمد نظامی

☆ انوار القرآن

حضرت سید شاہ تراب الحق رضوی

☆ طیبہ رشک جناں

حضرت سید شاہ آل رسول حسنین میاں نظمی

☆ معراج رسول

ڈاکٹر رضوان فضل الرحمٰن شیخ

☆ دعوت وتبلیغ

حضرت سید شاہ تراب الحق رضوی

☆ عقائد علماء دیو بند

حافظ ملت حضرت مولانا عبدالعزیز مبارک پور

☆ رویت ہلال کا شرعی حکم

سراج ملت حضرت علامہ سید سراج اظہر رضوی

☆ عطائے قدسی فی تفسیر واعمال ایۃ الکرسی

خلیفۂ امام احمد رضا علامہ مفتی سید محمود رضوی

☆ مناقب سید الشہداء امیر حمزہ رضی اللہ عنہ۔۲/ایڈیشن

سید جعفر بن حسن عبدالکریم برزنجی

☆ قصیدۂ نعمانیہ

امام اعظم ابوحنیفہ کے فضائل وکمالات

☆ پرنسپل آف اسلام

انگلش

☆ یہ کیسا تضاد ہے؟

تصویر کشی کی حرمت پر

☆ سفر آخرت

میت سے متعلق مسائل

☆ تحفۂ سراجیہ

اوراد ووظائف کا مجموعہ

☆ رسالہ 'سراج رضا'

مقالات کا مجموعہ

☆ تاریخِ ملک

مولانا عبدالحلیم خواجہ پوری

☆ مناقب ملک العلماء

مجموعۂ کلام

☆ ارمغانِ تاج الشریعہ

مجموعۂ کلام

☆ حسام الحرمین اور علمائے اجمیر

ڈاکٹر غلام جابر شمس مصباحی

☆☆☆☆☆

پسندیدہ شخصیات:

والدِ ماجد حضرت سراج ملت نے اپنی حیات میں دنیائے سنیت کی جن عظیم ترین شخصیت قائدین ملت اور اساطین امت کی زیارت اور چند مقدس لمحات گزار کر فیضان سے دارین کی برکتیں حاصل کیں۔ان مبارک اسماء کو خود آپ نے اپنی ڈائری میں تحریر فرمایا۔

(۱) سید شاہ آل عبا مارہروی (والدِ ماجد سرکار سید العلماء)

(۲) حضور سید العلماء سید شاہ آل مصطفیٰ مارہروی

(۳) حضور احسن العلماء سید شاہ مصطفیٰ حیدر حسن میاں مارہروی

(۴) تاجدار اہلسنّت شہزادۂ اعلیٰ حضرت قطب عالم حضور مفتی اعظم محمد مصطفیٰ رضا خان بریلوی

(۵) حضور برہان ملت خلیفۂ اعلیٰ حضرت علامہ مفتی محمد برہان الحق صاحب جبلپوری

(۶) حضور مجاہد ملت حضرت علامہ مفتی محمد حبیب الرحمٰن صاحب قادری عباسی حامدی

(۷) سرکار اولاد نبی چھما میاں مارہروی

(۸) صدر العلما حضرت علامہ مفتی تحسین رضا خان صاحب بریلوی

(۹) ریحان ملت شیخ طریقت حضرت علامہ مفتی محمد ریحان رضا خان صاحب بریلوی

(۱۰) حضور سرکار کلاں سید محمد مختار اشرف الجیلانی کچھوچھہ مقدسہ

(۱۱) قطب مدینہ خلیفۂ اعلیٰ حضرت علامہ سید ضیاء الدین مدنی

(۱۲) شہزادۂ قطب مدینہ علامہ سید محمد فضل الرحمٰن صاحب

(۱۳) نبیرۂ اعلیٰ حضرت تاج الشریعہ علامہ مفتی محمد اختر رضا خان قادری ازہری

(۱۴) سید یحییٰ میاں صاحب مارہروی

(۱۵) سید آل رسول حسنین میاں نظمی میاں مارہروی

(۱۶) امین ملت سید محمد امین میاں صاحب مارہروی

(۱۷) حضور پاسبان ملت علامہ مشتاق احمد نظامی

(۱۸) حضرت خطیب ملت محمد کامل سہسرامی

(۱۹) استاذ العلماء حضرت علامہ ضیاء الحسن صاحب سہسرامی

(۲۰) خطیب یورپ وایشاو برطانیہ حضرت علامہ محمد ابراہیم خوشتر صاحب رضوی صدیقی

(۲۱) رئیس الاساتذہ حافظ ملت حضرت مفتی عبد العزیز قادری مرادآبادی

(۲۲) خطیب اہلسنّت علامہ سید حبیب اشرف سنبھلی صاحب

(۲۳) مفتی سید محمد حسین سنبھلی صاحب

(۲۴) علامہ مفتی محمد جہانگیر صاحب قادری رضوی

(۲۵) مجاہد دوراں حضرت سید مظفر حسین صاحب کچھوچھوی

(۲۶) خطیب پاکستان علامہ محمد شفیع اُکاڑوی صاحب

(۲۷) شیخ طریقت سید محمد فصیح الدین صاحب

(۲۸) خلیفۂ حضور مفتی اعظم علامہ نذیر الاکرم صاحب مرادبادی

(۲۹) خلیفۂ حضور مفتی اعظم بلبل ہند حضرت علامہ مفتی محمد رجب علی صاحب قادری رضوی

(۳۰) مفکر ملت حضرت علامہ ڈاکٹر محمد صدیق صاحب برکاتی

(۳۱) حضور بدر ملت علامہ بدر الدین قادری علیہ الرحمہ

(۳۲) شیخ العلما علامہ غلام جیلانی علیہ الرحمہ

(۳۳) شیخ الحدیث حضرت علامہ عبد المصطفی اعظمی علیہ الرحمہ

(۳۴) فقیہ ملت علامہ مفتی جلال الدین احمد امجدی علیہ الرحمہ

(۳۵) فقیہ اعظم شارح بخاری مفتی شریف الحق امجدی علیہ الرحمہ

☆☆☆☆☆☆

حضور سراج ملت علمائے عصر کی نظر میں:

(۱) سید صاحب جماعت اہلسنّت کے ایک معتبر دینی پیشوا تھے۔ممبئی اور ہندوستان کے مختلف مقامات پر دینی تبلیغ خدمات میں مصروف عمل رہے۔

(مخدوم ملت رئیس الاتقیا حضرت علامہ سید اویس مصطفیٰ قادری واسطی بلگرامی)

☆☆☆

(۲) عروس البلاد ممبئی مہاراشٹر، گجرات، کرناٹک، کیرالا اور ہندوستان کے مختلف صوبہ جات میں ملک و بیرون ملک آپ کی خدمات ہر جگہ ظاہر ہے۔ملک کے طول وعرض میں کئی مدارس قائم کئے متعدد مساجد تعمیر کیں۔دین وسنیت کی ترویج واشاعت میں آپ کا منفرد انداز تھا۔ (مخدوم ملت حضرت ڈاکٹر سید بادشاہ حسین واسطی قادری بلگرامی)

☆☆☆

(۳) آپ مسلک اعلیٰ حضرت کے عقاب صفت نگہبان تھے۔تمام بدمذہبوں اور صلح کلیوں کے لیے زہر ہلاہل تھے۔دین کے معاملہ میں انہوں نے کبھی مداہنت اختیار نہیں کی۔جب بھی مرکز اہلسنّت یا خانقاہ رضویہ کی بات آتی ہمیشہ مخالفین کے سامنے سد سکندری کی شکل میں کھڑے نظر آئے۔(قاضی القضاۃ فی الہند جانشین تاج الشریعہ حضرت علامہ عسجد رضا خان)

☆☆☆

(۴) مولانا الحاج سید سراج اظہر صاحب علیہ الرحمہ مسلک اعلیٰ حضرت کے باثر ترجمان تھے،آپ کے متعلقین ومتوسلین اب بھی مسلک حق پر بہت مضبوطی سے قائم اور گامزن ہیں۔ (نائب قاضی القضاۃ فی الہند حضور محدث کبیر علامہ ضیاء المصطفیٰ قادری)

☆☆☆

(۵) میرے عظیم دوست علامہ سید سراج اظہر سرکار مفتی اعظم کے بافیض مرید وخلیفہ تھے۔آپ پر مرشد گرامی کا خصوصی فیضان تھا۔آپ زندگی بھر مسلک اعلیٰ حضرت اور فکر مفتی اعظم کی تبلیغ کرتے رہے۔آپ کی صحبت مبارک کا ایسا اثر تھا کہ جو کوئی آپ کے دامن سے وابستہ ہوتا وہ اعلیٰ حضرت اور مفتی اعظم کا سچا فدائی بن جاتا۔

نگاہِ ولی میں وہ تاثر دیکھی　　　　بدلتی ہزاروں کی تقدیر دیکھی

اب آپ کے کام سید ہاشمی میاں انجام دینگے۔۔۔۔۔(مفتی غلام یٰسین، قاضیِ بنارس)

☆☆☆

(۶)　حضرت سراج ملت علیہ الرحمہ ممبئی میں اسلام وسنیت کے ستون عظیم تھے۔ مجاہد مسلک اعلیٰ حضرت تھے۔ اسلاف واکابر کی نشان تھے۔ اصول وفروعات کے جملہ مسائل میں مسلک اعلیٰ حضرت پہ مضبوطی کے ساتھ قائم تھے......(علامہ حسن علی قادری رضوی میلسی)

☆☆☆

(۷)　ہمیشہ ملک وملت کے لیے فعال ومتحرک رہے۔ اپنی ضعیفی میں بھی جتنا متحرک تھے جوانوں کو سبق اور حوصلہ دونوں ملتا ہے، وہ کئی مدارس ومراکز علمیہ کے بانی وسرپرست اور معاون ومددگار تھے انہوں نے تعمیر ملت کے نشان کو بلند کرنے میں گراں قدر خدمات انجام دیں................(پروفیسر سید شمیم احمد منعمی)

☆☆☆

(۸)　حضرت مولانا سید سراج اظہر جامع کمالات وعلمی اور روحانی نیز سماجی میدان میں اعلیٰ مقام پر فائز تھے ان کی سادگی دیکھ کر اپنے اسلاف کی سادگی یاد آجاتی ہے۔

(ڈاکٹر مفتی مکرم احمد، دہلی)

☆☆☆

(۹) دورہا باید کہ تا یک مرد صاحب دل شود　　　　بایزید اندر خراساں یا اویس اندر قرن

حضرت سراج ملت علامہ شاہ سراج اظہر رضوی نوری قدس سرہ شریعت وطریقت کے وہ حسین خوشنما سنگم تھے جن کے توازن واعتدال کو ایوان مذہب وملت کا استحکام اساسی کہئے................(حضرت سید شاہ علقمہ شبلی قادری ابوالعلائی زیب سجادہ خانقاہ مظہریہ منعمیہ)

☆☆☆

(۱۰)　حضرت سید سراج ملت کی شخصیت میں سیکھنے کے لیے بہت کچھ تھا۔ انہوں نے وقت اور حالات سے بوجھل ہوکر اپنے مسلکی اورشرعی تقدس کو کبھی داغدار ہونے نہ دیا۔

اصولوں کا احترام ان کو بہت پسند تھا۔مخالفین مسلک اعلیٰ حضرت ان سے ہمیشہ سہمے رہا کرتے تھے۔افسوس صد افسوس مسلک اعلیٰ حضرت کی ایک معتبر اور باوزن آواز زیرز میں ہوگئی۔
(پیر طریقت مولانا قاری لیاقت رضا نوری۔ایم پی)

☆☆☆

(۱۱) حضرت سراج ملت کی رحلت کا غم میرا ذاتی اور خاندانی غم ہے وہ آگے چل کر ہمارے ایک جدی ہو جاتے ہیں............(نبیرۂ ملک العلماء ڈاکٹر طارق مختار، علی گڑھ)

☆☆☆

(۱۲) کسی بھی جلسہ یا پروگرام میں حضرت سراج ملت کی شرکت ہوئی تو فوراً یقین کر لیتے کہ آج بد مذہبوں کی خیر نہیں ،آپ ہندوستان کے کسی علاقہ میں ہوں یا بیرون ہندوستان کے کسی علاقہ میں ہوں، بہر حال آپ کی خطابت وتبلیغ کا انداز یکساں رہتا،مسلک اعلیٰ حضرت کے خلاف کسی کی بھی کوئی رعایت نہیں ہوتی۔
(مفتی محمود اختر القادری، قاضی شہر ممبئی)

☆☆☆

(۱۳) ہر دور میں ان پر ذمہ داریوں کا ایک بڑا بوجھ تھا جسے حتی الامکان وہ اپنے مضبوط اور توانا کاندھوں پر اٹھائے رکھا۔حالانکہ اس راہ محبت میں انہوں نے صدمے بھی اٹھائے، چوٹیں بھی کھائیں۔زخمی بھی ہوئے ،مگر ان حالات سے نہ تو بد دل ہوئے نہ ہی مایوس۔جن کی تفصیلات سے میری یادوں کی زنبیل بھری ہوئی ہیں۔وہ یونہی سراج ملت نہیں ہو گئے تھے، اس کے لئے انہوں نے پتھر کا جگر پانی کیا۔ بڑے صبر آزما مرحلے سے گزرے۔ کافی جدوجہد کی۔ان کا وجود ایک جہد مسلسل سے عبارت ہو کر رہ گیا تھا۔ذرہ تو میرے سامنے ہی دیکھتے دیکھتے آفتاب اور رائی پربت ہوا۔۔۔(مولانا وارث جمال قادری،تبلیغ سیرت ممبئی)

☆☆☆

(۱۴) آپ کی ذات ستودہ صفات مسلمانان اہلسنت کے لئے ایک روشن چراغ کی حیثیت رکھتی تھی فکری اعتبار سے آپ کے مزاج میں تصلب فی الدین وتشدد تھا جو مقتضائے

دین ہے۔اعلیٰ حضرت سرکار سے آپ کو والہانہ عقیدت تھی۔ مصلحت وقت کے سامنے سپر انداز ہونے والوں میں آپ کی ذات نہ تھی بلکہ دین کی صحیح تعبیر وتشریح کی روشنی میں حالات زمانہ بدلنے کا مزاج رکھتے تھے........................(علامہ ملک الظفر شہسرامی)

☆☆☆

(۱۵) میرے نزدیک سراج ملت علیہ الرحمہ کا ایک اہم اور باوقار کارنامہ ''جہان ملک العلما کی اشاعت ہے۔اہل علم ودانش کی نظروں میں ان کو یہ کام ہمیشہ زندہ رکھے گا۔ جہانِ ملک العلما کا جشن اجرا ممبئ کے علاوہ انہوں نے مدرسہ اسلامیہ شمس الہدیٰ پٹنہ کے وسیع صحن میں بھی کیا تھا، مجھے بھی بطور خاص مدعو کیا تھا اور ایوارڈ سے بھی نوازہ تھا۔بھنڈی بازار کے اوپر سے فلائی اوور برتج کو حکومت وقت سے لڑ جھگڑ کر حضرت مخدوم ماہمی کے نام سے منسوب کرایا۔اس طرح کی تبلیغی سرگرمیوں سے واقفیت حاصل کر کے خوش ہوتا رہتا ہوں۔

(پروفیسر فاروق احمد صدیقی، بہار یونیورسی)

☆☆☆

(۱۶) سراج ملت مولانا قاری سراج اظہر رضوی اپنے متعلقین اور عقیدت مندوں کے ذریعہ اچھی رقوم مدارس اہلسنّت کو دیا کرتے تھے۔کئی ایک مدارس ومساجد کی تعمیر میں بھی حصہ لیا۔سنی تبلیغی جماعت کے تحت دعوت وتبلیغ کا کام کیا کیا کرتے تھے۔ملک کے مختلف حصوں میں اس کی شاخیں بھی قائم کی تھیں۔سراج ملت فاؤنڈیشن ممبئ کے تحت اشاعتی کام بھی کیا۔ کنز الایمان انگریزی، تصحیح شدہ کنز الایمان مع تفسیر خزائن العرفان، صحیح البہاری اور جہانِ ملک العلما مشتے نمونہ دیکھی جاسکتی ہے۔سراج ملت تصلب فی الدین کے معاملے میں منفرد حیثیت کے حامل تھے، شیر رضا تھے۔فکر رضا کو عام کرنا آپ کی زندگی کا مقصد تھا۔

(حضرت علامہ عبدالمبین نعمانی چریا کوٹ مئو)

☆☆☆

(۱۷) سراج ملت ہشت پہلو شخصیت کے مالک تھے، ہر پہلو بڑا جاذب، تابناک اور پر کشش تھا۔آپ نباض وقت اور۔۔۔۔ودانا انسان تھے۔اہلسنّت کے ہمدرد وغم گسار اور

اکابر واصاغر کے محبوب نظر تھے۔سراج ملت سراپا باغ وبہار پُر جلال وپُر وقار ہستی نے مسلک وجماعت کی خاطر ہر سطح پر بڑا بڑھ چڑھ کر کام کیا ہے۔

(خواجہ ساجد عالم کٹیہاری خانقاہ لطیفیہ رحمٰن پور)

☆☆☆

(۱۸) حضرت سراج ملت سید العلما کے بعد اس شہر میں ایک مرد آہین تھے۔جس نے اپنے گفتار کو اپنے کردار سے آہینگ رکھا اور یہ بات ثابت کر دی کہ امام مقتدا ہوتا مقتدی کا غلام نہیں۔ممبئ کے نام ور علماء وخطباء اس بات کے قائل ومعترف ہیں کہ حضرت سراج ملت کی آواز ممبئ کی دنیا میں آخری آواز تھی جو کسی دبائے نا دبی۔(محمد مطیع الرحمٰن رضوی مظفر پوری)

☆☆☆

(۱۹) ممبئ کے سرزمین پر مذہبی اقتدار اور جماعتی روایات کے فروغ میں ماضی قریب کی جن شخصیات کا خون جگر شامل ہیں دو نام بہت نمایاں ہے،سید العلما حضرت علامہ مفتی سید شاہ آل مصطفٰی مارہروی اور محبوب ملت حضرت علامہ مفتی محبوب علی خان ان دو حضرات نے اپنے دور میں کبھی سرزمین ممبئ میں خوش عقیدگی کی لہر کو کبھی کم ہونے نہیں دیا اور بدعقیدگی کی نحوست کو کسی زاویے سے ابھرنے نہیں دیا۔ان دونوں مقدس ہستی کے فطری نظریات اور دعوتی وارثین کی شکل میں دو نام بڑے اہمیت کے حامل ہیں،ایک سید نظمی میاں اور دوسرا نام سید سراج ملت علیہ الرحمہ۔حضرت سید العلما اور محبوب ملت نے جن چراغوں کو روشن کیا حضرت نظمی میاں اور سراج ملت نے ان کی روشنی کبھی کم نہ ہونے دیا۔۔۔(علامہ سید اولا د رسول قدسی امریکہ)

☆☆☆

حضور سراج ملت اور دار العلوم فیضان مفتی اعظم کا قیام:

(۲۰) علم ایک ایسی دولت ہے،جس کے ذریعے سے انسان میں خدا شناسی اور خود شناسی پیدا ہوتی ہے۔علم ایک ایسا نور ہے جو جہالت کی تاریکیوں کا سینہ چاک کر کے شعور کی آگہی، تہذیب وتمدن اور فکر وخیال کی ضیائیں بکھیرتا ہے۔ترقی وعروج کے جتنے منازل ہیں،وہ سب علم ہی کے ذریعے طے ہوتے ہیں اور ایک سچا قائد اس بات سے بخوبی آشنا ہوتا کہ کسی

بھی معاشرہ میں صالح انقلاب بر پا کرنے کے لئے علم اتنا ہی اہم ہے، جس قدر زندہ رہنے کے لئے غذا کی ضرورت پڑتی ہے۔ چنانچہ آپ نے عروس البلاد ممبئی کے قلب میں دار العلوم فیضان مفتی اعظم قائم کیا، تاکہ نئی نسلوں کو قرآن وحدیث، فقہ وتفسیر ودیگر علوم دینیہ سے آراستہ کیا جاسکے اور علم دین جب نسلیں حاصل کریں گی تو قرآن وسنت کا پیغام عام ہوگا، اور ان کے ذریعے دین اور مذہب کی باتیں لوگوں تک پہنچیں گی اور ایک اچھے سماج کی تشکیل عمل میں آئے گی۔

الحمدللہ! حضور سراج ملت اپنے اس مشن میں بہت کامیاب رہے۔ مختصر مدت میں ادارہ نے جو حیرت انگیز کامیابی حاصل کی، وہ تاریخ ممبئی کا ایک اہم باب ہے۔ باصلاحیت اساتذہ اور باسلیقہ طلبہ، معیاری تعلیم ورہائش اور عمدہ قیام وطعام پورے ممبئی کے لئے قابل تقلید بھی ہے اور لائق تحسین بھی۔ ادارہ کا ہر شعبہ نہایت کامیاب ہے۔ شعبۂ تجوید ہو یا شعبۂ حفظ، شعبۂ مولویت ہو یا عالمیت۔ (مولانا قمر الزماں مظفر پوری)

☆☆☆

زندگی کے آخری ایام ووصال باکمال:

آخری ایام میں حضرت سراج ملت کے ارشادات اکثر مشاہداتی ہوتے، ہر چند کہ حاضرین اور اہل خانہ کی رسائی وہاں تک بہ مشکل ہو پاتی، ذیل میں ان کی گفتگو کا ایک نمونہ ملاحظہ کریں:

جس دن جانشین حضور مفتی اعظم وارث علوم امام احمد رضا تاج الشریعہ نور اللہ مرقدہٗ کا وصال ہوا، وہ دن جمعہ کا تھا۔ والد ماجد حضور سراج ملت نے وقت جمعہ سے ہی فرمانا شروع کر دیا تھا کہ بریلی شریف میں آج عرس رضوی ہے، مجھے جانا ہے، ٹکٹ نکالو۔ حضرت کی طبیعت سفر کے لائق بالکل نہیں تھی اور صفر کا مہینہ بھی نہیں تھا۔ حضرت بار بار یہی فرماتے کہ بریلی شریف میں آج عرس رضوی ہے، دنیا بھر کے علما مشائخ اور اعلیٰ حضرت کے ماننے والے آرہے ہیں، بہت بھیڑ ہوگی، چلو چلو! میرا ٹکٹ نکالو۔ یہی کہتے کہتے حضرت سو گئے۔ وقت مغرب سرکار تاج الشریعہ علیہ الرحمہ کے وصال کی خبر آئی، حضرت کو ہم نے تمہیدی گفتگو

کے بعد یہ خبر دی، خبر سنتے ہی حضرت کی آنکھوں سے بے اختیار آنسوں جاری ہو گئے۔ اور یہی کلمات نکلے کہ ''سنّیت کا اب کیا ہوگا؟'' اور فرمانے لگے کہ چلنا ہے۔ ہم نے بہت کوشش کی کہ جانے کا ارادہ ترک فرمادیں، لیکن حضرت ماننے کو تیار نہیں تھے۔ اخیر میں دار العلوم کے مدرسین نے حضرت کو یہ کہہ کے مطمئن کرنے کی کوشش کی کہ حضرت وہاں کافی بھیڑ ہوگی، آپ کی طبیعت بھی ناساز ہے، پریشانی ہوگی، ان شاء اللہ ہم چالیسویں کے موقع پر چلیں گے۔ جب سرکار تاج الشریعہ علیہ الرحمہ کا جنازہ ہو گیا، تب حضرت کے وہ کلمات بار بار کانوں میں گونجنے لگے **''بریلی شریف میں آج عرس رضوی ہے، دنیا بھر کے علماء مشائخ اور اعلیٰ حضرت کے ماننے والے آرہے ہیں، بہت بھیڑ ہوگی''**۔ ہم ہی نہیں بلکہ دنیا نے دیکھا کہ کتنوں کا ہجوم تھا اور کہاں کہاں کے کیسے کیسے لوگ اس ہجوم میں شریک تھے۔

طویل علالت کے بعد والدِ ماجد حضرت سراج ملت نے ۷/جنوری **۲۰۱۹**ء بروز وہابیت سوز ایمان افروز دوشنبہ وقت فجر ۶/بجکر ۴۵ منٹ پر داعئ اجل کو لبیک کہا۔ وقت آخر زبان پر کلمۂ طیبہ جاری تھے۔ اِنَّالِلّٰہِ وَاِنَّآاِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ ط

ناریل واڑی قبرستان (جسے شہزادۂ سرکار غوث اعظم حضرت پیر سید جمال الدین شاہ قادری رضی اللہ تعالیٰ عنہ ممبئ کی بقیع فرماتے تھے، آپ کا آستانہ مبارک بھی اسی قبرستان میں ہے) میں والد ماجد حضرت سراجِ ملت علیہ الرحمہ کی میری والدہ ماجدہ علیہا الرحمہ کے پہلو میں تدفین عمل میں آئی۔

لحد میں عشق رخ شہ کا داغ لے کے چلے
اندھیری رات سنی تھی چراغ لے کے چلے

خاک ہوکر عشق میں آرام سے سونا ملا
جان کی اک سیر ہے الفت رسول اللہ کی

قبر میں لہرائیں گے تا حشر چشمے نور کے
جلوہ فرما ہوگی جب طلعت رسول للہ کی

☆☆☆☆☆

سید سراج اظہر......(برصنعتِ توشیح)

سید اولادِ رسول قدسی، نیویارک امریکہ

س........سرورِ دیں کے ثنا خواں تھے سراجِ ملت
سنیت کے مہِ تاباں تھے سراج ملت

ی.........یادِ اسلاف کی ہوتی رہی تازہ ان سے
یاورِ گلشنِ ایماں تھے سراج ملت

د......درد تھا قوم کا یوں ان کے جگر میں پنہاں
دلبرِ حالِ پریشاں تھے سراجِ ملت

س......سر بکف مسلکِ حق کے لیے رہتے تھے سدا
سر فروشوں کے نگہباں تھے سراجِ ملت

ر......رات دن فکرِ رضا میں تھے وہ مصروفِ عمل
رغبتِ خیر کے عنواں تھے سراج ملت

آ......آبدیدہ تھے مسلماں کی زبوں حالی پر
امنِ اسلام کے ساماں تھے سراج ملت

ج......جذبۂ دین سے سرشار رہی ان کی حیات
جوشِ ایماں کے دل و جاں تھے سراج ملت

ا......اخترِ چرخِ خطابت ہی نہیں تھے وہ فقط
ارضِ حکمت کے بھی سلطاں تھے سراج ملت

ظ......ظلمتِ کفر و ضلالت کو مٹاتے ہی رہے
ظلِّ اخیارِ نمایاں تھے سراج ملت

ہ......ہر منافق تھا سدا لرزہ براندام ان سے
ہاشمی رنگ میں ذیشاں تھے سراج ملت

ر......روئے ضوبار کی ہم کیا کریں مدحت قدسی
رونقِ سیرت و احساں تھے سراج ملت